عنوان	حیا کے رنگ
لکھاری	ام معاویہ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیاہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

حیا کے رنگ

ام معاویہ کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

وہ چیونگم چباتی ہوئی اپنی ٹیل پونی ہلاتی بس اسٹینڈ پر پہنچی تھی۔۔پورا بس اسٹینڈ بھرا پڑا تھا۔۔وہ ہمیشہ کی طرح پاس پڑے ایک بڑے سے پتھر پر دھوپ سے بیٹھتی بس کا انتظار کرنے لگی۔۔ اس کی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔اس کے چہرے پر بے زاذگی عیاں تھی۔۔

صبح کی صبح تائی امی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔۔

بس کے آتے ہی وہ جلدی سے اس میں سوار ہو گئی۔۔

حیا میری جان تم آگئی کہا تھی دو دن سے۔۔

کالج کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی مہروز حیا کے گلے لگتی خوشی سے پوچھنے لگی۔۔

بس ذرا طبیعت خراب تھی اس لیے چھٹی کرلی تو بتا کیسے گزرے دو دن میرے بغیر۔۔

اس کے ساتھ چلتی ہوی وہ اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھنے لگی۔۔

دن بہت بورنگ گزرے تو بتا طبعت کو کیا ہوا۔۔

مہروز منہ بنا کر کہتی اس سے سوال کر گئی۔۔

کچھ نہیں یار بس ویسے ہی۔۔۔

بے نیازی سے کہا گیا

تائی امی نے کچھ کہا کیا ۔۔ تیرا موڈ ابھی بھی کچھ خراب لگتا ہے۔۔

مہروز نے اندازہ لگا یا تھا

کیا بتاؤں صبح بھی جھگڑا ہو گیا۔۔ناشتہ بھی نہیں کر سکی۔۔پیٹ میں چوہے

دوڑ رہے ہیں۔۔

اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتی بے بسی سے بولی

اچھا چل کینٹین کچھ کھاتے ہیں پھر مجھے پوری بات بتا۔ مہروزا سے کینٹین لے گ ئی۔۔

چل اب شروع ہو جا۔۔ بر گر اور کوک پینے کے بعد مہروز نے اسے بولنے کو کہا

یار چھوڑنا۔۔تجھے پتا تو ہے کیا کرتی ہیں وہ۔۔آج بس آپی کو صبح صبح باتیں سنا رہی تھی میں

نے دو چار کھری کھری سنائی یں اور ناشتہ چھوڑ کر آ گ ئی۔۔

اس نے ہاتھ صاف کرتے عام سے انداز میں کہا

تو غصہ کھانے پر مت نکالا کر چل اب چلتے ہیں کلاس کا ٹائم ہونے والا ہے۔۔۔

وہ اس کہتی بیگ اٹھا کر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔

✨✨✨

تجھے پتا ہے کلاس میں نیا سٹوڈنٹ آیا ہے بہت ہی سادہ سا ہے بے چارہ۔۔وہ دیکھ وہاں بیٹھا ہے۔۔۔

ماہی اسے دو دن کی اپڈیٹ دے رہی تھی۔۔

لڑکے کو چھوڑ یار تجھے کچھ اور نہیں سوجتا کیا۔۔؟

حیا بگ زارگی سے کہتی کتاب کھولنے لگی۔۔

سن تو۔۔۔وہ دیکھ تو سہی کتنا سیدھا سا ہے۔۔اسے تنگ کریں کے بریک ٹائم میں ٹھیک ہے۔۔ اور کافی ذہین بھی ہے نوٹس وغرہ بنوا لیں گ ئے۔۔

ماہی اسے پورا پلین بتانے لگی وہ بےزارگی سے اپنی ٹیل پونی ہاتھوں سے گھماتی وہاں دیکھنے لگی۔۔

وہ لڑکا واقعی سیدھا سا تھا۔۔اکیلے ہی بیٹھا وہ کتابوں میں سر دیے ہوے تھا۔۔کسی سے بات چیت بھی نہیں کرتا تھا۔۔

بریک ٹائم میں وہ ماہی کے اسرار پر کینٹین میں اس کے پاس جا بیٹھی جو جوس پینے میں مصروف تھا۔۔اسے دیکھ کر چونکا۔۔

نیو ایڈمیشن ہو؟

اس نے سوال دھرا۔۔

جی۔۔ کوی کام تھا کیا۔۔

اس نے جواب دے کر آخر میں سوال پوچھا

نہیں میری دوست کو تم سے کچھ کہنا ہے میں چلتی ہوں۔۔

حیاماہی کو وہاں چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوی۔۔اسے ویسے بھی اس سب میں کوی دلچسپی نہیں تھی۔۔مہروزا سے جاتا دیکھ کر غصے سے پیر پٹختی اس کے پیچھے لپکی۔۔ جبکہ وہ لڑکا اپنی آنکھوں میں عجیب چمک لیے اس کی ہوا میں لہراتی ٹیک پونی کو دیکھنے لگا۔۔۔

✨✨✨

حیا۔۔۔مت بولا کرو نا۔۔ تمہیں پتا تو ہے تای امی کا پھریوں ہی لڑتی ہو صبح بھی بھوکی چلی گ ئی تھی۔۔

بشریٰ آپی اس کے سامنے دال چاول رکھتی فکر مندی سے بولی۔۔

یہ کھانا کیسے لائی اور آپ نے کھایا

اس نے کھانا دیکھ کر سوال کیا

ہاں میں نے کھالیا ہے۔۔یہ میں نے تای سے نظر بچا کر چھپالیا تھا اب کھالو جلدی سے۔۔۔

وہ پلیٹ اس کے آگے کر کے جلدی سے بولیں۔۔۔

وہ چپ چاپ کھانے لگی تھی۔۔۔اس کے ذہن میں اپنے باپ کا چہرہ لہرایا تھا۔۔

کتنے ظالم باپ کی اولاد ہیں ہم دونوں۔۔وہ تو اپنی مستی میں جی رہے ہیں ہم یہاں عذاب میں پڑے ہیں۔۔

وہ طنزیہ ہنس کر بولی تو بشریٰ نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔

حیامت بولا کرو ایسا جیسے بھی ہیں والد ہیں ہمارے۔۔

میں نہں مانتی انہیں اپنا باپ۔۔کیا ملا ہمیں ان سے۔۔بس جاتے ہوے اپنی وہ سو کالڈ جائیداد میرے نام کر گے ۔۔ اور اب تایا تای کسی طرح وہ ہتھیانا چاہتے ہیں اور جس دن یہ جائیداد بھی ان کے نام ہو جاے گی اس دن ہم اس گھر سے باہر؟؟ نہیں کبھی نہیں۔۔یہ گھر میرا ہے میرا۔۔اور کسی کی اتنی مجال جو میری ہی گھر سے مجھے نکالے۔۔؟؟

وہ غصے سے پاگلوں کی طرح بول رہی تھی۔۔

حیا تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔چپ چاپ جیسے زندگی گزر رہی ہے گزارو۔۔جائی داد کو بھول جاو۔۔ سمجھی۔۔

بشریٰ اس کا بازو پکڑے انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگی..

آپی آپ کب تک یہ سب سہتی رہیں گی کب تک؟؟ مجھ سے یہ سب نہیں ہوتا ہے۔۔

وہ بپھری ہوی بیڈ سے اٹھ کر واشروم میں گھس گ ئی۔۔ بشریٰ نے اپنا سر ہاتھ میں گرا لیا۔۔

کیا کروں میں اس کا کسی دن بہت ذلیل کروائے گی۔۔وہ فکر مندی سے واشروم کے بند دروازے کو دیکھتے بولی۔۔

وہ ایسی ہی تھی۔۔باپ کے ذکر پر یوں ہی بپھر جاتی تھی۔۔مگر پھر کچھ دیر بعد نارمل ہو جاتی مگر پھر بھی بشریٰ ہر وقت اس کے رویے سے پریشان رہتی اسے ڈر تھا کہیں وہ کسی سے کچھ کہہ نہ دے ورنہ تائی جینا مشک کر دیں گی۔۔

✨✨✨

وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی کلاس میں جا رہی تھیں جب ایک طرف انہیں کچھ اسٹوڈنٹس کی بھیڑ دکھای دی۔۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ دونوں

دھکا مکی کرتی آگے پہنچی تو وہی لڑکا زمین پر بیٹھا اپنی کتابیں سمیٹ رہا تھا اور کچھ سینیرز اس کا مذاق اڑا رہے تھے باقی سب تماشہ دیکھنے کھڑے تھے۔۔۔

کیا تماشہ ہے یہ؟؟ کوی تھیٹر کھلا ہے کیا چلو سب کلاس میں جاو۔۔

وہ سب کو غصے سے گھورتی آگے بڑھی۔۔

ہیلو مس تم دور ہی رہو ہم سے۔۔۔ تمہارا معاملہ نہیں۔۔ایک سینیر اسے مشورہ دیتے اس لڑکے پر جھکا اور اس ک کتابیں چھین لیں۔۔

اسے بہت برا لگا تھا۔۔ وہ لڑکا بہت شریف معلوم ہوتا تھا اسی لیے تو کچھ کہہ ہی نہیں رہا تھا۔۔بس خاموشی سے اپنا بستہ لیے کھڑا ہو کر اس لڑکے سے اپنی کتابیں مانگ رہا تھا۔۔

کتابیں واپس کرو۔۔۔

حیا نے سختی سے اسے کہا تو سینیر لڑکے نے آئی برو اچکا کر اسے دیکھا۔۔

میں نے کہا کتابیں لوٹاو۔۔

وہ اب الفاظ پر زور دے کر بولی تو مقابل کا قہقہ گونجا۔۔ واو کیا ایٹیٹیوڈ ہے۔۔ وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا حیا کا زوردار تھپڑ اس کا گال لال کر گیا۔۔

وا اپنے گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے اس چھٹانک بھر لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔

وہ اس کے ہاتھ سے کتابیں چھین کر اس لڑکے کا ہاتھ پکڑے وہاں سے نکل آئی۔۔

شکریہ میری مدد کرنے کے لیے۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا

تمہارا نام۔۔۔؟

سکندر شاہ۔۔

نائس۔۔۔۔ویسے تم اتنے ڈرپوک کیوں ہو؟ منہ توڑ دیتے اس کا۔۔

وہ دونو بینچ پر بیٹھ گے تھے۔۔۔کلاس تو ویسے بھی مس ہو چکی تھی۔۔۔ماہی نجانے کہاں رہ گئی تھئی۔۔اسے تو جلدی میں وہ یاد ہی نہ رہی۔۔

سچ بتاوں تو مجھے لڑنا اچھا نہیں لگتا۔۔اور وہ تھے بھی سینیرز اگر مار پٹائی کر دیتے تو؟؟

وہ کھسیا کر ہنستا کہنے لگا۔۔

سیدھا سیدھا کہو ناڈر لگتا ہے۔۔

حیا نے اس پر سیدھا سیدھا طنز کیا تھا۔۔

ہاہا۔۔یہی سمجھ لو۔۔

وہ سر کھجا کر ہنسنے لگا۔

ہمم۔۔۔

وہ دونوں اگلی کلاس تک بینچ پر بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔۔ان میں تھوڑی بہت دوستی بھی ہو چکی تھ ئی۔۔

ماہی نے جب ان دونوں کو ایک ساتھ کلاس میں آتے دیکھا تو منہ کھولے حیران رہ گ ئی۔۔۔ حیا پہلی بار کسی لڑکے سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔

کیا چل رہا ہے یہ ؟؟

ہ اس کے ساتھ آ کر بیٹھی تو وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔

کچھ نہیں چل رہا مجھے نوٹس دے دینا میری کلاس مس ہو گ ئی۔۔

وہ اپنی ٹیل پونی جھٹک کر بے نیازی سے بولی۔۔

✨✨✨

لو مہارانی صاحبہ بھی آ گ ئی۔۔ چلو اب کچن میں ہاتھ چلاو۔۔ بہن کے ساھ کام کرواو۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آئی تو تای امی اسے آرڈر دیتی ڈرائی ینگ روم میں چلی گ ئی یں۔۔

کون آیا ہے آپی۔۔؟ وہ کچن میں داخل ہوتی بولی۔۔

مہمان ہیں تم بس یہ چائے پیالیوں میں ڈالو میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔

بشریٰ کہتی تیزی سے کچن سے نکل گ ئی۔۔

اسے کچھ گڑبڑ لگی تو وہ ڈرائی نگ روم کے دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گ ئی۔۔

بھ ئی میری بیٹی تو بہت سلیقے والی ہے بس چائے ور لوازمات بنا رہی ہے آتی ہی ہو گی۔۔۔

تای امی کی آواز پر وہ چونکی تھی۔۔۔ کس کے رشتے والے ہوں گے۔۔۔

ہٹو آگے سے کیا کان لگائے کھڑی ہو۔۔

مصباح کی آواز پر وہ پلٹی۔۔

اچھا تو تمہارا رشتہ آیا ہے۔۔ حیا نے طنزیہ کہا تو وہ منہ بناتی چائے کی ٹرالی لیے ڈرائی نگ روم میں گھس گی۔۔

مصباح تائی امی کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔ پچیس سال کی ہو چکی تھی ہر وقت شادی کی ٹینشن رہتی مگر کوئی رشتہ بھی چند ماہ سے زیادہ نہ ٹکتا۔۔۔اس سے پہلے دو مرتبہ منگنی ٹوٹ چکی ہے محترمہ کی۔۔۔وجہ۔۔ان کے بڑے بڑے خواب ہیں۔۔ملکاؤں والے خواب۔۔

آپی آپ کہاں جارہی ہیں۔۔چائے تو وہ مصباح لے گئی ہے۔۔

اپنی بہن کو اس طرف آتے دیکھ کر وہ بولی۔۔

تائی امی نے مجھے بھی آنے کو بولا ہے۔۔

وہ ہولے سے کہتی ڈرائینگ روم میں چلی گئی۔۔ حیا بھی حیران سی اس کے پیچھے ہو لی۔۔۔

لیجیے نا۔۔۔مصباح نے بنائے ہیں۔۔۔ہماری بشریٰ تو کسی کام کو ہاتھ ہی نہیں لگاتی بس بڑی سست مزاج سی ہے لیکن کوئی نہیں شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گی۔۔

تائی امی مہمانوں کو لوازمات دیتی ساتھ میں اپنی بونگیاں بھی مار رہی تھیں۔۔

ہاں ہاں سہی کہا تائی امی نے۔ مصباح تو کام کو ہاتھ نہں لگاتی یہ سب بھی بشریٰ آپی نے ہی بنایا ہے۔۔

حیا نے ٹانگ اڑائی تھی اپنی بہن کی بے عزتی پر وہ چپ نہیں رہ سکتی تھی۔۔

ارے آنٹی آپ لوگ امیر تو ہیں نا۔۔وہ اب وہاں موجود ایک نفیس عورت کی طرف متوجہ ہوی۔۔

وہ کیا ہے نا ہماری مصباح آپی کو امیر لڑکا چاہیے اسی لیے تو پہلے دو دو منگنیاں ٹوٹ چکی ہیں منگیتروں سے فرمائی شوں پہ فرمائی شیں۔۔۔

وہ نان سٹاپ بولتی تای امی کی گھوریوں کو نظرانداز کرتی گ ئی۔۔

ارے یہ تو بتایں اپ رشتہ کس کس کا لای ہیں۔۔

وہ اب وہاں بیٹھے مردوں کی طرف دیکھ کے بولی۔۔

یہ ہے میرا بیٹا۔۔بشری ہے لیے میرے بھای کا رشتہ لای تھی۔۔وہ عورت بمشکل سکتے سے نکلتی بولی تھیں۔۔

کیا یہ بھای ہے آپ کا مجھے لگا کہ اپ کے رشتے دار ہیں معذرت کے ساتھ۔۔۔اتنی عمر۔۔؟؟

وہ حیران ہوتی بولی۔۔

بیٹا تو نوجان اور پر کشش تھا مگر بھای۔۔چالیس سال کی عمر کا تھا۔۔

وہ نا اصل میں پہلی بیوی فوت ہو گئی تھی تو۔۔۔ میں نے بتایا تھا تمہاری تای

امی کو۔۔

وہ عورت بولتی ہوی تای کی طرف مڑی جو لال بھبھو کا ہوتی حیا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بشریٰ بھی فکر مندی سے ہاتھ مروڑتی حیا کو کھینچتی ہوی باہر لے جانے لگی۔۔۔

آنٹی مہربانی ہے آپ کی میری بہن آپ بڈھے کھوسل بھای سے شادی نہیں کرے گی۔۔

وہ جاتے جاتے بھی باز نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ سر جھکاے صوفے پر بیٹھے تایا فرقان کے سامنے کھڑی تھی۔۔تای بھی وہیں بیٹھی قہر بار نظروں

سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔ مصباح اور بشریٰ کو اندر آنے سے منع کر دیا تھا۔۔

کچھ زیادہ پر پرزے نہیں نکل آئے تمہارے۔۔؟

تایا کی گھمبیر آواز نے اس کے دل کی دھڑکنیں تیز کر دی۔۔۔

مہمانوں کے سامنے کیا تماشہ لگایا تم نے؟؟

ووہ وہ۔۔ وہ جھجھکتے ہوے بولنے لگی۔۔

تایا جی وہ بہت عمر والا بندہ تھا تای امی میری آپی کی شادی ایسے بندے سے نہیں کر سکتیں ہیں۔۔

اس نے تفصیل بتای

شادی ہوی تو نہیں ناوہ صرف دیکھنے آئے تھے ہم نے کونسا انہیں بشریٰ کو اسی وقت تھما دینا تھا۔۔

تای امی نے نرمی سے کہا۔۔ان کا نرم لہجہ حیا کے گلے میں اٹکا تھا۔۔

آئی ندہ ایسا نہ ہو چلو جاو اب۔۔۔

تایا نے اسے کمرے سے جانے کا کہا تو وہ سر ہلاتی باہر چلی گ ئی۔۔۔

فرقان صاحب اور گلفام صاحب دو ہی بھای تھے۔۔۔ان کی شادیاں بھی پسند کی ہوی تھی۔۔

گلفام صاحب کی بیوی شہلہ تو سادہ طبیعت کی تھی مگر فرقان صاحب کی بیوی صوبیہ انتہای شاطر دماغ کی تھی۔۔

ان کی ایک بیٹی مصباح اور ایک بیٹا شہروز تھا۔۔جو باہر پڑھنے کے لیے دو سال پہلے ہی گیا تھا۔۔

جبکہ گلفام کی دو بیٹیاں بشریٰ اور حیا تھی۔۔

حیا جب سولہ سال کی تھی تب گلفام صاحب نے دوسری شادی کر لی۔۔۔اور اس گھر کو چھوڑ دیا۔۔۔جانے سے پہلے اپنی ساری جائیداد حیا کے نام کر گے ۔۔۔ یہ صدمہ سہنا شہلہ کے لیے مشکل تھا سو ان کے جانے کے ایک سال بعد وہ ہارٹ اٹیک سے چل بسی۔۔۔یوں وہ دو بیٹیاں اپنے تایا اور تای کے رحم و کرم پر آ گ ئی۔۔

فرقان صاحب برے تو نہ تھے مگر بیوی کی برین واشنگ اور ہر وقت کی پڑھای پٹیوں کا اثر تھا کہ وہ بھی اپنی بھتیجیوں اور بھای سے سخت بدگمان ہو چکے تھے یہی وجہ تھی کہ اپنے بھای گلفام کو اس گھر میں دوبارہ کبھی قدم بھی نہ رکھنے دیا۔۔۔

حیا تای کے ظلم سہتی سہتی اپنے باپ سے نفرت کرنے لگی جو اس عذاب میں انہیں جھونک گے تھے۔۔۔اور مڑ کر کبھی خبر بھی نہ لی تھی۔۔۔

کیا ہوا تایا جی نے کچھ کہا تو نہیں۔۔۔؟

بشری نے اسے کمرے میں آتے دیکھا تو پوچھا

نہیں۔۔

مختصر جواب دے کر وہ بستر میں گھس گ ئی۔۔

⭐⭐⭐

تای نے اسے سبزی لینے بھیجا تھا۔۔ سخت گرمی میں وہ پسینہ دوپٹے سے صاف کرتی سبزی کا شاپر اٹھاے رکشے کا انتظار کر رہی تھی جب کسی کی زوردار ٹکر سے سبزی کا شاپر پھٹا اور ساری سبزی سڑک پر ڈھیر ہو گ ئی۔۔

یااللہ یہ کیا۔۔۔وہ غصے سے پلٹی مگر مقابل کو دیکھ کر چونک گ ئی۔۔

آپ؟؟آپ یہاں۔۔وہ ہڑبڑاتی ہوی سبزی سمیٹنے لگی۔۔

بشریٰ؟؟؟سوری غلطی سے ہو گیا ۔۔آپ یہاں اتنی گرمی میں؟؟

اس نے گلاسسز اتار کر اس کی مدد کرتے حیرت سے پوچھا۔۔

جی گھر جا رہی ہوں سبزی لینے آئی تھی۔۔۔

وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔

چلیں میں بھی گھر ہی جا رہا ہوں مما کو سرپرائز دینا تھا۔۔

شہروز اسے لیے گاڑی کی طرف آیا۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔ شہروز کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔۔

میں دو دن سے آیا ہوا ہوں گھر پر سرپرائز دینا تھا تو اب گھر جا رہا تھا۔۔

جی۔۔۔بشریٰ نے مختصراً کہا۔۔

⭐⭐⭐

کیا واقعی؟؟؟ تمہاری تائی تو بڑی ظالم نکلی۔۔بڈھے سے شادی تیری آپی کی۔۔۔

ماہی حیران ہوئے جا رہی تھی۔۔

بس کر اب منہ بند کر لے مکھی چلی جائے گی۔۔

حیا منہ بنا کر بولی تو ماہی نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔۔

ہیلو گائز کیسی ہو؟

سکندر کی آواز پر وہ دونوں چونکی۔۔

ہیلو ہم ٹھیک تم سناو۔۔

ماہی اس کے ساتھ باتوں میں لگ گ ئی۔۔حیا خاموشی سے جوس پینے لگی۔۔

تم ٹھیک ہو کوی پرابلم ہے؟

سکندر نے حیا کو چپ دیکھ کر پوچھا

میں ٹھیک ہوں۔۔تم لوگ باتیں کرو میں چلتی ہوں آپی کا مسج آیا ہے جلدی آنے کا کہا ہے۔۔

وہ کہتی ہوی بیگ اٹھا کر کھڑی ہو گ ئی۔۔

اچھا؟پہلے کیوں نہیں بتایا میں تو بور ہو جاوں گی۔۔

ماہی منہ بنا کر بولی۔۔

خیر ہے تم پڑھنا اور مجھے نوٹس بھیج دینا میں چلی ہوں۔۔

وہ ماہی کو ہگ کر کے وہاں سے نکل گ ئی۔۔

گیٹ پر کھڑے اسے پانچ منٹ ہوے تھے لیکن کوی رکشہ نہیں مل رہا تھا۔۔

میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔

سکندر کی آواذ پر وہ پلٹی۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔

اس نے اس کا سوال نظر انداز کرتے پوچھا

مجھے کچھ کام تھا آپ کو بھی ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔چلیں۔۔؟

وہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔

حیانے غور سے اسے دیکھا۔۔

کالج یونیفارم میں بالوں کے اچھے سے سیٹ کی ہوئے۔۔ سرخ و سفید رنگت تراشی ہوئی بھوری داڑھی۔۔

وہ اپنے حلیے سے بہت وجیہہ نوجوان تھا۔۔ کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ اتنا بھولا ہوگا۔۔اگر اس میں تھوڑا سا ایٹیٹیوڈ بھر دیا جائے تو وہ ہر لڑکی کا کرش ہو سکتا ہے مگر اس کی حد سے زیادہ معصومیت اسے سوٹ نہیں کرتی۔۔

وہ سر جھٹک کر دوسری طرف مڑ گئی۔۔

آئی یں نا۔۔ سکندر نے اسے نا آتے دیکھ کر آواز دی۔۔

حیانے اس کی چمکتی ہوئی سفید فارچونل کار دیکھی تو دنگ رہ گئی۔۔

یہ تمہاری ہے؟

اس نے پوچھا

نہیں دوست سے لی تھی تھوڑی دیر کے لیے مجھے کچھ کام ہے نا۔۔

اس نے مسکرا کر کہا تو حیانے منہ بنایا۔۔

سوری لیکن میں چلی جاوں گی۔۔

من ہونے کے باوجود وہ اس کے ساتھ نہیں بیٹھی۔۔اگر تائی کو پتا چلتا تو نیا طوفان کھڑا کر دیتی۔۔اور ویسے بھی یوں کسی غیر مرد کے ساتھ اکیلی نہیں جاسکتی تھی۔۔۔

⭐⭐⭐

شہروز بھائی؟؟ آپ کب آئے؟

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو شہروز کو لاونچ میں بیٹھا دیکھ کر چونکی۔۔

آج دوپہر میں ہی آگیا تھا۔۔ کیسی ہو؟

وہ مسکرا کر جواب دیتا اس کا حال احوال پوچھنے لگا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔آپ سنائیں۔۔ کیسی رہی پڑھائی۔۔

وہ اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے پوچھنے لگی۔۔

شہروز ایک ہنس مکھ اور خوش اخلاق۔۔چوبیس سال کا نوجوان تھا۔۔۔اس گھر میں حیا کی شہروز سے تھوڑی بہت بنتی تھی کیوں کہ وہ دوسروں کی طرح تنگ نظر اور کھڑوس نہیں تھا۔۔البتہ بشریٰ کو وہ بچپن سے پسند کرتا تھا اس کا علم سب گھر والوں کو تھا مگر صوبیہ بیگم یہ کہہ کر بات ختمکر دیتی کہ۔

”یہ وقتی کشش ہوتی ہے ابھی ناسمجھ ہے جب تھوڑا سمجھدار ہوگا تو یہ محبت کا بھوت خود ہی اتر جائے گا۔۔۔“

آپی بس کریں آپ تھک گئی ہوں گی جائیں نہا لیں دیکھیں پسینے میں بھری ہوئی ہیں باقی کا کام میں کر لوں گی۔۔۔

حیا بشریٰ کو کوئی تیسری بار کہہ چکی تھی۔۔

ہاں بس یہ سلاد بنالوں بس۔۔

وہ چھری اور پیاز پکڑے بولی تو حیا نے اس کے ہاتھ سے چھری لے لی۔۔

جائیں میں بنا لو گی۔۔

وہ سختی سے بولی تو بشریٰ مسکرا کر اس کا گال سہلاتی کچن سے نکل گئی۔۔۔

مہارانی ہاتھ چلالو تم بھی۔۔۔ شادی شادی لگا رکھی ہے مگر کام ایک نہیں آتا۔۔۔

کچن کے سامنے سے گزرتی مصباح کو دیکھ کر حیا کو تپ چڑی تھی۔۔۔

میں کام سے ہی جا رہی ہوں۔۔ تمہاری طرح اب جاہل تو ہوں نہیں جو کچن میں خوار ہوں۔۔

مصباح منہ بناتی آگے بڑھ گئی۔۔

یہ جاتی کہاں ہے آخر۔۔۔؟

حیا اسے گیٹ سے باہر جاتا دیکھ کر بڑبڑائی۔۔۔

خیر مجھے کیا۔۔ وہ سر جھٹک کر کام میں لگ گئی۔۔۔

⭐⭐⭐

امیزنگ یار یہ کھانا بہت مس کیا میں نے۔۔۔

رات کے کھانے پر شہروز نے تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔۔

تائی صوبیہ اور مصباح جلتی کڑتی بشریٰ کو گھور رہی تھیں جبکہ حیا مسکرا مسکرا کر بشریٰ کے ہاتھ کے کھانے کی تعریفیں کر رہی تھی۔۔

میری آپی کے ہاتھ میں تو جادو ہے۔۔

تم دونوں بھی کھاونا بیٹھ کر۔۔۔

شہروز نے ان دونوں کو کھانا سرو کرتے دیکھ کر کہا

نہیں بیٹا انہیں رہنے دو نوکرانی کی حیثیت ہے ان دونوں کی۔۔ ہمارے ساتھ بیٹھ کر نہیں کھا سکتیں۔۔

تای نے حیا کے بولنے سے پہلے لقمہ دیا

واٹ رابش مما۔۔۔

وہ نوکرانیاں نہیں فیملی ممبر ہیں کیا نانسینس باتیں کر رہی ہیں۔۔

شہروز بدمزا ہوا تھا۔۔

بیٹھو تم دونوں کھانا کھاو۔۔اب وہ حیا اور بشریٰ سے مخاطب ہوا۔۔

حیا نے بھی شکر کیا تھا۔۔۔اس بہانے انہ ٦ں بھ اچھا کھانے کو مل گیا تھا۔۔۔روز کے دال چاول کھا کھا کر وہ اکتا گ ئی تھ ئی۔۔۔کھانے پر تایا جی نہیں تھے وہ جلدی کھا کر سو جاتے تھے ورنہ کا مجال جو کھاتے وقت فضول گفتگو ہو۔

ارے یار تو یہاں۔۔کب واپس آیا۔۔؟

شہروز کسی کام سے باہر آیا تھا جب اسے اپنے پرانے دوست کی آواز نے چونکایا۔۔

کیسا ہے؟؟ مجھے کچھ ہی دن ہوے ہیں واپس آئے۔۔ تو بتا کہاں گم ہے ؟ اور یہ وردئی؟

شہروز اس سے گلے ملتے پر جوش آواز میں پوچھنے لگا۔۔

ہاں میں ایس ایچ او ہوں اس علاقے کا۔۔

وہ اس کے حیران ہونے پر مسکرا کر بولا۔۔

واہ یار دو سال میں باہر کیا رہا تو تو اس پورے علاقے کا مالک بن گیا ہاہا۔۔۔

شہروز ہنستے ہوے بولا۔۔

ویسے ایک بات بتا۔۔ سکندر۔۔ نہیں۔۔ ایس ایچ او سکندر۔۔

شہروز نے ایس ایچ او پر زور دے کر آنکھ دبای۔۔

شادی کر لی؟

وہ بولا تو سکندر مسکرایا

نہیں یار ابھی کہاں۔۔ وہ سر نفی میں ہلانے لگا

کیوں؟؟ کوی پسند بھی نہیں آئی کیا؟

شہروز نے اس کے بازو پر ہلکا سا مکہ مارا۔۔

ایک پسند ہے تو۔۔ لیکن ابھی اسے بتایا نہیں ہے نجانے وہ کیا سوچے۔۔

وہ گہری سانس لیے بولا۔۔

بتا دے اظہار کر دے اس سے پہلے کہ اسے کوی اور لے اڑے۔۔۔

شہروز نے کہا تو وہ سر ہلانے لگا۔۔

اچھا چل گھر آنا تو۔۔ ابھی میں چلتا ہوں ڈیڈ کا آفس سنبھال رہا ہوں نا آجکل تھوڑا بزی ہوں۔۔۔ جب فری ہوا گھر آنا پھر گپ شپ لگایں گے۔۔

شہروز اسے گلے لگا کر کہتا چلا گیا جبکہ سکندر بھی کچھ سوچتا ہوا اپنی پولیس جیپ میں بیٹھ گیا۔۔۔

⭐⭐⭐

پانی پلادو بشریٰ۔۔۔

وہ تھکا تھکا سا آیا تو کچن میں کھڑی بشریٰ سے مخاطب ہوا۔۔

لیں۔۔ وہ صوفے پر بیٹھا تو بشری نے پانی کا گلاس آگے کیا۔۔

پانی پیتے ہوے وہ اس کا جائی زہ لیتا رہا۔۔

پرانا سالان کا جوڑا جو دھونے سے گھس چکا تھا۔۔ سر پر چادر اچھے سے اوڑھے وہ کنفیوز سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ منظر شہروز کے دل کو چھو گیا۔۔

تمہارے پاس کپڑے نہیں ہیں کیا؟

۔کتنے دنوں سے تم نے یہی جوڑا پہن رکھا ہے۔۔

اسکے اچانک کہنے پر وہ گڑ بڑا ای۔۔

اچھا چلو چاے بنادو میں کمرے میں جا رہا ہوں۔

وہ تیزی سے کہتا گلاس اسے پکڑا کر کمرے میں چلا گیا۔۔

بشریٰ گلاس لے کر کچن میں آگ ئی۔۔۔اس کا پورا بدن لرز رہا تھا۔۔

وہ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے تھے۔۔؟

⭐⭐⭐

مما پلیز کچھ کریں۔۔ شہروز اس بشریٰ میں کچھ زیادہ ہی انٹرسٹڈ ہو رہا ہے۔۔ایسا نہ ہو کہ کل کو کوی پرابلم کریٹ ہو جاے۔۔

مصباح ابھی ابھی شہروز اور بشری کو دیکھ کر آئی تھی۔۔

ہمم میں بھی دیکھ رہی ہوں۔۔کچھ کرتی ہوں۔۔

صوبیہ کچھ سوچتے ہوے بولی

اچھا مما میں زرا باہر جا رہی تھی۔۔وہ میری کچھ فرینڈز آج آوٹنگ پر جا رہی تھی ۔۔

وہ بولتی ہوی وہاں سے اٹھ گ ئی۔۔

⭐⭐⭐

ہاے گرلز۔۔کیسی ہو تم دونوں۔۔

سکندر گراونڈ میں بیٹھی حیا اور ماہی کے پاس بیٹھا۔۔

ٹھیک ہیں تم سناؤ۔۔

حیا نے خوشگوار لہجے میں کہا

میں بھی ٹھیک۔۔ تم کچھ زیادہ ہی ٹھیک لگ رہی ہو۔۔

سکندر اس کے خوشگوار لہجے پر حیران ہوا تھا عموماََ وہ ہر وقت بے زار ہی رہتی تھی۔۔

ہاں میں خوش ہوں آج کیوں کہ آپی اور شہروز بھائی قریب آ رہے ہیں اور مجھے یقین ہے

شہروز بھائی آپی سے شادی کریں گے۔۔

وہ خوشی سے بولی۔۔

شہروز؟؟ سکندر نے سوالیہ انداز میں کہا

ہاں میرے کزن ہیں۔۔ کچھ دن پہلے ہی باہر سے پڑھ کر کے آرہے ہیں۔۔

حیا نے بتایا تو اس نے گردن ہلای۔۔

اسے کیا ہوا ہے۔۔؟۔

اس نے ماہی کی طرف اشارہ کر کے پوچھا

ٹیسٹ تیار نہیں تھا اسے میم سے کافی ڈانٹ پڑی ہے۔۔

حیا نے ہنسی دباتے کہا تو ماہی نے اسے گھورا۔۔

حیا تم سے ضروری بات کرنی ہے میرے ساتھ چلو گی؟۔۔

سکندر نے تھوڑا جھجک کر کہا

کہاں جانا ہے؟ حیا نے استفسار کیا

کالج کے بیک گروانڈ میں جانا ہے۔۔ چلو۔۔

وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا تو حیا اس کے ہمراہ چل پڑئی۔۔

ماہی بھی بیگ اٹھا کر تھوڑا آگے کھڑی ہو گ ئی۔۔۔

کچھ دیر بعد ہوٹنگ کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔

چلتی ہوی وہاں پہنچی تو بونچکارہ گ ئی۔۔

چند لڑکے اور لڑکیاں پھول لیے ایک طرف کھڑے تھے اور سکندر زمین پر ایک گھٹنے کے بل بیٹھے حیا کے آگے ہتھیلی پھیلاے اسے پرپوز کر رہا تھا۔۔

"حیا۔۔میں تم سے شدت کی محبت کرتا ہوں۔۔اپنا لو مجھے"

وہ ایک امید سے بولا۔۔حیا پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اچانک اس کا ہاتھ اٹھا اور فضا میں چٹاخ کی آواز کے ساتھ خاموشی چھا گ ئی۔۔

ماہی کا ہاتھ بے ساختہ اپنے منہ پر گیا۔۔۔سکندر اپنے گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

گھٹیا انسان۔۔شرم نہیں آئی؟؟ میں تو تمہیں سیدھا سادھا سمجھتی تھی۔۔ہنس کر دو باتیں کیا کر لیں تم تو سر چڑھ گے ہو۔۔

وہ غصے سے بولتی چلی گ ئی۔۔

حیا میری بات سنو۔۔وہ اب اٹھ کر اسے سجھانے لگا مگر حیا نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔۔

تم مرد ایسے ہی ہوتے ہو۔۔ہر لڑکی کو بری نظر سے دیکھنے والے۔۔اور جب لڑکی پھنس جاے تو اسے برباد کر کے چھوڑ جانے والے۔۔۔

حیا نفرت سے اسے کہتی وہاں سے تن فن کرتی نکل گئی۔۔

جبکہ سکندر بت بنا اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔

....

حیا یہ کیا کیا تو نے؟ پاگل ہو گئی ہے کیا؟ کم از کم اتنی بے عزتی تو نہ کرتی۔۔

وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی ہوی تھیں۔۔ماہی کب سے اس پر برس رہی تھی۔۔

تو جانتی ہے نا ماہی سب کچھ۔۔۔میں اب کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔۔۔

حیا نے میز پر لگے رنگ کو کھرچتے ہوے کہا

حیا میری جان۔۔سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے تو نے اس کی آنکھوں میں محبت نہیں دیکھی؟

ماہی نے سمجھانا چاہا۔۔۔

نو ماہی اب اور اس معاملے پر بات نہیں ہو گی۔۔اٹس اوور۔۔

وہ دو ٹوک کہتی اٹھ کر کینٹین سے نکل گئی۔۔

ماہی بے بسی سے گہری سانس لے کر رہ گئی۔۔

وہ وہیں سر پکڑ کر بیٹھی تھی جب سکندر اسے تیزی سے جاتا دکھای دیا۔۔وہ بیگ اٹھاتی بھاگ کر اس کے پیچھے گئی۔۔

سکندر سکندر سٹاپ لسن ٹومی۔۔

وہ اسے آواز دینے لگی تو وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔۔ ہم باہر چل کر بات کر سکتے ہیں؟؟

ماہی نے سوالیہ انداز میں کہا۔۔

سوری سکندر۔۔ حیا نے جو کچھ کیا مائی نڈ مت کرنا پلیز۔۔۔

وہ دنوں کیفے میں بیٹھے تھے۔۔ ماہی اسے کچھ بتانا چاہتی تھی۔۔

ماہی میں نے اسے ٹوٹ کر چاہا ہے۔۔ پہلی نظر میں ہی میں اس پر دل ہار بیٹھا تھا۔۔۔ میں اسے اچھا نہیں لگتا تھا تو ٹھیک لیکن اس نے میری مردانگی پر تھوک دیا ہے ماہی۔۔ میری بے عزتی کی۔۔

سکندر کرب سے بولا۔۔۔ اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔

سکندر جس کرب سے وہ گزری ہے اس کا اندازہ بھی نہیں ہے تمہیں۔۔

ماہی کے الفاظ پر وہ چونکا۔۔

کیا مطلب؟

سکندر اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہی کچھ کہتی اس سے پہلے ہی کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا۔۔۔

حیا؟؟ دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا تھا۔۔ حیا غصے سے لال ہوتی ان دونوں کو گھور رہی تھی۔۔

میں نہیں پھنسی تو میری دوست پر ڈورے ڈال رہے ہو؟

سکندر سے مخاطب ہوتی وہ ماہی کی طرف پلٹی

ماہی۔۔ کمینی۔۔۔۔۔

وہ غصے اور غم سے پھٹ پڑی۔۔

کیفے میں موجود لوگ ان کی طرف دیکھنے لگے۔۔

حیا پلیز ایک بار بات تو سن لے۔۔

تو جانتی تھی نا کہ اس نے مجھ سے دوستی اسی لیے کی تھی تا کہ بعد میں یہ مجھے پرپوز کر سکے۔۔

حیا کے جملے پر ماہی نے سر جھکالیا

لعنت ہے تیری دوستی پر۔۔

وہ غصے سے کہتی کیفے سے نکل گئی۔۔

ماہی اسے آوازیں دیتی باہر بھاگی مگر وہ رکشے میں بیٹھی جاچکی تھی وہ بے بسی سے اپنے پیچھے کھڑے

سکندر کو دیکھتی آگے بڑھ گئی۔۔

سکندر بت بنا وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔

اگلے کئی دنوں تک سکندر کالج نہیں آیا تھا۔۔۔حیا بظاہر لاپرواہ تھی مگر اسے اپنے کیے پر شرمندگی ہورہی تھی۔۔اسے کم از کم اس کی اتنی بے عزتی نہیں کرنی تھی۔۔۔ماہی نے اسے بہت مشکلوں سے منایا تھا اس لیے اب دوبارہ وہ اس کا ذکر نہیں کرتی تھی۔۔۔

--

موم پلیز مجھے آپ کی کسی دوست کی بیٹی میں انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔مجھے نہیں کرنی شادی جب کرنی ہو گی بتا دوں گا۔۔۔

شہروز اکتا کر بولا تھا۔۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے صوبیہ اس کے کان کھائے جا رہی تھی۔۔۔اپنی دوست کی بیٹی سے وہ اس کی جلد از جلد شادی کروانا چاہتی تھی۔۔

شہروز؟ مجھے صاف صاف بتا دو کہ تم چاہتے کیا ہو۔۔۔

صوبیہ تنگ آ کر غصے سے بولی۔۔۔وہ اس وقت کمرے میں موجود تھے۔۔۔

سیدھی سیدھی بات ہے میں بشریٰ سے شادی کروں گا۔۔۔

اس نے آخر کہہ ہی ڈالا تھا۔اپنے الفاظ سے وہ صوبیہ کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

تم ہوش میں تو ہو۔۔کیا بکواس کر رہے ہو۔۔وہ لڑکی نوکرانی بننے کے لائق نہیں ہے اور تم اسے اس گھر کی بہو بنانا چاہتے ہو؟

جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔صوبیہ کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔

موم وہ میری بچپن کی محبت ہے۔۔میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔

وہ دو ٹوک کہہ کر اٹھا تھا۔۔۔

شہروز ہوش کے ناخن لو۔۔۔اس لڑکی سے شادی کرنے سے پہلے میری لاش سے گزرنا ہو گا تمہیں۔۔

صوبیہ بھی اٹھ کھڑی ہوی اور تپش کے عالم میں بولی۔موم۔۔پلیز۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔

اپنے بیٹے کی خوشی سے زیادہ اپ کو اپنی ضد عزیز ہے؟

وہ اپنی ماں کے ہاتھ پکڑ کر بے بسی سے بولا۔۔

تمہاری ہر بات مانوں گی لیکن بشری کو کبھی اپنی بہو نہیں بناوں گی۔۔۔

صوبیہ بھی ضد کی پکی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔لیکن یاد رکھیے گا پھر میں شادی تو کر لوں گا مگر پھر دوبارہ اپنی شکل تک نہیں دکھاوں گا۔۔۔

وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

صوبیہ وہی سر پکڑ کر بیٹھ گ ئی۔۔گاڑی کی آواز پڑ وہ اٹھ کر باہر گ ئی شہروز جا چکا تھا۔۔۔

یہ سب اس کمینی کی وجہ سے ہو رہا ہے میں چھوڑوں گی نہیں اسے۔۔۔

وہ غصے سے کہتی بشریٰ کے کمرے میں گ ئی۔۔۔غصے سے پاگل ہوتی اندر داخل ہوی ۔۔بشریٰ کمرا صاف کر رہی تھی۔۔۔

بے حیا۔۔۔تجھے اس گھر میں رکھا ہوا ہے کیا یہ کم ہے جو اب مالکن بننے کے خواب دیکھ رہی ہے۔۔۔میرے بیٹے پر کیا جادو کیا ہے تو نے؟؟ بول

وہ اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتی ہوی باہر لے آئی۔۔۔

کالج سے واپس آتی حیا یہ منظر دیکھ کر دہل گ ئی۔۔

تای امی میں کچھ نہیں کیا۔۔آہہ چھوڑیں

بشریٰ درد سے کراہتی اپنی صفای دے رہی تھی۔۔۔

چھوڑیں میں اسے۔۔۔کیا کر رہی ہیں۔۔

حیا غصے سے تای کو دھکا دیتی ہوی بشری کو اٹھانے لگی۔۔

صوبیہ دو صوفے سے جا لگی۔۔۔

آج نہیں چھوڑوں گی اس کمینی ک ؤ۔۔

وہ پاگلوں کی طرح اٹھی اور پاس پڑا گلدان اٹھا کر بشریٰ کے سر پر دے مارا۔۔۔یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ کوی کچھ سمجھ نہ پایا۔۔۔

حیا ساکت سی بشریٰ کے سر سے نکلتا خود دیکھنے لگی۔۔۔

صوبیہ آنکھیں پھاڑی اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

*iiii

شہروز سیدھا سکندر کے پاس آیا تھا جو اس وقت کسی کیس کے سلسلے میں ہوسپٹل کے پاس آیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ بات کرتے شہروز کا فون بج اٹھا اور وہ پریشانی میں بھاگتا ہوا واپس لوٹ گیا۔۔۔سکندر اسے آوازیں دیتا رہ گیا۔۔

وہ وہیں تفتیش میں مصروف تھا جب شہروز کسی لڑکی کو باہوں میں بھرے تیزی سے ہوسپٹل میں داخل ہوا۔۔اس کے پیچھے ایک اور لڑکی بھی تھی جو پریشانی میں بھاگتی ہوی اس کے پیچھے جا رہی تھی۔۔۔اس کی ٹیل پونی ڈھیلی ہو چکی تھی۔۔وہ کالج یونیفارم میں تھی اس کے چہرے پر دکھ اور غصہ نمایاں تھا۔۔۔

حیا؟؟ شہروز اور حیا کا کیا رشتہ ہے۔۔۔

وہ چونک گیا۔۔۔رخ پھیر کر وہ دوسری طرف دیکھنے لگا مبادہ حیا اسے دیکھ نہ لے۔۔۔

کچھ دیر بعد شہروز تھکا سا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا خیریت؟؟ سکندر نے فوراَ اُس سے پوچھا۔۔۔

شہروز سرد آہ بھر کر اسے سب کچھ بتانے لگا۔۔

حیا تمہاری کزن ہے؟؟

وہ شاکڈ سا پوچھنے لگا

ہاں مگر تو کیوں حیران ہے۔۔۔

شہروز نے چونک کر پوچھا۔۔

بس یوں ہی۔۔اچھا تو چل اندر۔۔۔یہ پولیس کیس ہے ایسے تو تیری موم کو میں نہیں چھوڑوں گا۔۔

سکندر دانت پیس کر بولا۔۔

سکندر میری سمجھ سے سب باہر میں پھنس چکا ہوں۔۔۔

شہروز بے بسی سے بولا۔۔

تو فکر مت کر۔۔۔بھابھی کیسی ہیں۔۔۔

سکندر اسے تسلی دے کر بشریٰ کا پوچھنے لگا۔۔

زخم کافی گہرا ہے لیکن خطرے کی بات نہیں ہے۔۔۔اسے کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا۔۔

شہروز اسے بتانے لگا۔۔۔

بی بی تم نے جان لیوا حملہ کیا اس لڑکی پر ایسے تو تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔۔۔

صوبیہ صبح سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے تھی۔۔بھوکی پیاسی پولیس والیوں کے ڈنڈے کھا رہی تھی۔۔۔

سکندر کرسی پر بیٹھا فائل پڑھ رہا تھا جب فون کی گھنٹی بجی۔۔۔

یس سر۔۔۔

سکندر۔۔۔تم جانتے ہو تم نے کیا کیا ہے۔۔۔مشہور بزنس مین اور میرے دوست فرقان صاحب کی وائف کو اریسٹ کیا ہے۔۔۔

ڈی آئی جی کی بات پر وہ گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔

سر ان پر تشدد کا کیس درج ہوا ہے۔۔۔

کس نے کیا یہ کیس درج۔۔۔؟

انہوں نے کہا

سر میرے دوست کی موم ہیں وہ انہوں نے اپنے جیٹھ کی بیٹی پر بلاوجہ تشدد کیا اس کی جان بھی جا سکتی تھی۔۔۔

وہ بولا۔۔ابھی کے ابھی انہیں گھر چھوڑ کر آؤ۔۔ایک آنچ بھی نہ آئے انہیں

اپنی بات کہہ کر کال کاٹ دی گ ئی۔۔۔

⭐⭐⭐

صوبیہ واپس آگ ئی تھی سکندر اسے گھر چھوڑ گیا تھا مگر تھانے کا ایک دن ہی اس کی عقل ٹھکانے لگا چکا تھا۔۔تایا فرقان نے بھی انہیں خوب سنای تھیں جبکہ حیا نے ان کا سامنا کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔وہ بشریٰ کی دیکھ بھال خود ہی کر رہی تھی۔۔۔

گھر کے کام کے لیے شہروز نے ملازمہ کب بندوبست کر دیا تھا۔۔وہ خود بھی اپنی ماں سے کتراتا پھر رہا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کی ماں اس حد تک گر سکتی ہے نجانے کیا کیا ظلم کرتی رہی ہو گی۔۔۔

شہروز خدا کے لیے مجھ سے خفامت ہو۔۔بات کرو مجھ سے۔۔۔

ابھی وہ اس کے کمرے میں آکر بے بسی سے بولی تھیں اکلوتے بیٹے کا کترانا انہیں جبھ رہا تھا۔۔

وہ خاموشی سے اٹھنے لگا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر واس بٹھالیا۔۔

معاف کردو مجھے پلیز۔۔۔

پورا گھران کی اس حرکت پران سے خفا تھا مصباح نے بھی ماں سے خفگی ظاہر کی تھی۔۔

کم از کم اسے مارنا تو نہیں تھا یہ کام آپ عقل سے بھی کر سکتی تھیں۔۔

اس کی بعد سے وہ عاجز آگئی تھیں ۔۔ اس لیے اب کوئی دوسرا راستہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

موم آپ نے بہت غلط کیا۔۔۔اس بے چاری کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔؟ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے یہ سوچ کر کہ میری ماں اتنی ظالم ہے؟

شہروز تاسف سے بولا تھا۔۔۔

خیر ماں تھی وہ اس کی اس لیے پگھل گیا مگر دل سے میل نہ گیا تھا۔۔۔اسے اب اپنی ماں پر بھروسہ نہیں رہا تھا اسی لیے اس نے انہیں باقاعدہ کہا تھا کہ آئیندہ اسے کوئی ڈانٹے بھی نا۔۔۔

حیا۔۔۔بشریٰ آپی ٹھیک تو ہے نا؟

ماہی فون پر حیا سے بشریٰ کی طبیعت پوچھ رہی تھی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تو سنا کالج میں کیا چل رہا ہے۔۔

حیا نے پوچھا تو کالج کا تھا مگر اس کے زہن میں سکندر گھوم رہا تھا۔

۔ہاں سب ٹھیک چل رہا ہے بس تیرے بغیر بور ہو جای ہوں۔۔

ماہی نے اداسی سے کہا۔۔

شام میں اس کے لیے نیا طوفان کھڑا تھا۔۔تایا کو کسی نے نجانے کا کہا تھا کہ انہوں نے حیا کا کالج جانا بند کر دیا۔۔

تایا ابو لیکن میری پڑھای تو ختم ہونے دیتے۔۔۔

وہ دکھ سے بولی تھی۔۔۔

میں کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔۔میری بھی کوی عزت ہے۔۔۔راہ چلتے لوگ مجھے یہ کہتے ہیں کہ آپ کے گھر کی لڑکی لڑکے کے ساتھ گھومتی ہوی دیکھی ہے۔۔۔

تایا جی بپھر کر بولے۔۔

جھوٹ ہے یہ۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ضروری ہے کہ وہ میں ہی ہوں کسی نے میرا نام تو نہیں لیا نا۔۔

وہ تڑپ کر چیخی تھی۔۔۔اس کے کردار پر کھلم کھلا الزام لگایا گیا تھا۔

اس گھر میں ایک تم ہی ہو جو کالج جاتی ہے۔۔۔

وہ کچھ جتا کر بولے۔۔۔

وہ مصباح بھی تو ہو سکتی ہے نا آدھا دن تو وہ گھر ہوتی ہی نہیں ہے۔۔۔اور میں صرف کالج جاتی ہوں بس۔۔۔آپ پوچھے اس شخص سے کہ کیا میں ہی تھی یا کوی اور؟؟

وہ غصے سے پھٹ پڑی۔۔

آے لڑکی تمیز سے رہو۔۔مصباح تم سے بڑی ہے اور ہماری بیٹی ہمارا غرور ہے۔۔

وہ گردن اکڑا کر کہتے واک آؤٹ کر گے جبکہ وہ وہ وہیں کھڑی ساکت و جامد ہو چکی تھی۔۔۔

.....

شہروز بھائی میں اپنی پڑھائی کا حرج برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔کم از کم میرا یہ سال تو مکمل ہونے دیں۔۔۔

وہ شہروز کے بات چھیڑنے پر غصے سے بولی۔۔

شرم تو تجھے بلکل نہیں آتی۔۔ایک تو پڑھای کے بہانے نجانے کیا بے ہودگی کرتی رہی اور جب پکڑی گ ئی تو مانتی ہی نہیں۔۔میں تو کہتی ہوں تجھے بھی کہیں بیاہ کر جان چھڑوائیں ورنہ ناک کٹواے گی۔۔

صوبیہ جلے ہوے انداز میں بولیں۔۔۔

ہاں میری شادی کروالو۔۔اپنی تو بیاہی نہیں جاتی اور چلی ہیں میری شادی کرنے۔۔

وہ طنزیہ انداز میں بولی تو صوبیہ آگ بگولہ ہو گ ئی۔۔

زبان قابو میں رکھ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

بمشکل خود کو کچھ کرنے سے روکا تھا ورنہ ان کا دل چاہ رہا تھا کہ اس گلاد بادے مگر تھانے کی ہوا نے فلحال اس کام سے باز رکھا۔۔

بس کرد و تم دونوں حیا تم کمرے میں جاو میں بعد میں بات کرتا ہوں تم س ۓ۔۔

اتنی دیر سے خاموش بیٹھے شہروز نے ان دونوں کو روکا۔۔

حیا بے بسی سے سر جھکاے کمرے میں چلی گ ئی۔۔

موم حیا کالج جائے گی ۔۔۔ اس کے پیپرز ہو جائیں پھر ہم اس کی شادی کا سوچیں گے۔۔۔

وہ صوبیہ کو دو ٹوک کہتا واک آؤٹ کر گیا۔۔

یہ کیا سنا میں نے۔۔ تم نے حیا کو کالج جانے کی اجازت دے دی؟

فرقان صاحب رات ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہی شہروز سے مخاطب ہوے۔۔۔

جی۔۔۔ وہ مختصر بولا

ہم نے منع کیا تھا مگر ہماری بات کی اہمیت نہیں رہی ہے نا؟۔۔۔

وہ گھمبیر آواز میں بولے تو شہروز سمیت سب نے ہی انہیں دیکھا

ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہے بس میں یہ چاہتا ہوں کہ یوں کسی کے کہنے پر ہم اس کے کردار پر انگلی نہیں اٹھا سکتے۔۔۔اس کا یہ تعلیمی سال مکمل ہو جاے پھر اس کے بعد جو آپ کہیں۔۔۔

شہروز نے احترام سے انہیں تفصیل بتای تو وہ سر ہلانے لگے۔۔

ٹھیک ہے لیکن یہ آخری بار ہے۔۔۔اگر مجھے شکایت کا موقع ملا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

وہ کہتے ہوے کھانے میں مصروف ہو گے۔۔۔

صوبیہ بیگم پہلو بدل کر رہ گ ئی۔۔ جبکہ حیا کا دل مطم ئی ن ہو گیا کوی تو تھا جو ان دو بہنوں سے ہمدردی رکھتا تھا۔۔۔

⭐⭐⭐

حیا تو آگ ئی۔۔ آپی کیسی ہیں اب؟

وہ کالج میں داخل ہوی تو ماہی کو منتظر پایا۔۔

ہاں ٹھیک ہیں وہ۔۔۔ تو بتا کیسی ہے۔۔

وہ نارمل سے انداز میں بولی۔۔ ان دونوں کارخ کلاس کی طرف تھا۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ ماہی بھی مختصر بولی

ماہی ایک بات بتا۔۔ حیا کلاس روم میں نظریں دوڑاتی بولی۔

ہمم۔۔۔

یار وہ۔۔۔۔ سکندر نہیں آرہا؟؟؟

وہ تھوڑی جھجھکتی ہوی بولی۔۔

نہیں وہ تب سے کالج میں نظر نہیں آیا تو نے اسے کافی ڈس ہارٹ کر دیا ہے۔۔

ماہی نے گہری سانس لیے کہا

لیکن فائی نل ایگزامز ہونے والے ہیں ۔۔۔

وہ بولی تو ماہی نے ترچھی نظر سے اسے دیکھا

تجھے کیا فکر ہے۔۔سب خیریت ہے نا

حیا اس کی بات پر گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

ماہی نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔۔

....

تم؟؟

چھٹی کے وقت حیا شہروز کے ساتھ گھر جا چکی تھی۔۔ماہی بس کا انتظار کر رہی تھی جب سامنے سکندر کو پولیس یونیفارم میں کھڑا دیکھ کر حیرت سے بونچکارہ گئی۔۔

ماہی؟؟؟ سکندر بھی حیران ہوا تھا۔۔۔

تم ایس ایچ او ہو تو کالج میں کیوں آتے تھے۔۔دھوکے باز حیا سہی تھی تم واقعی لڑکیوں کو پھانستے ہو۔۔

وہ دونوں اس وقت قریب پڑے بینچ پر بیٹھ گئے تھے۔۔

دیکھو ماہی کالج اسٹوڈنٹ بننے کے پیچھے میرا خاص مقصد تھا میں غلط نہیں ہوں۔۔میں واقعی حیا کو چاہتا ہوں۔۔۔تم پلیز مجھے وہ سب بتاؤ جو اس دن کیفے میں نہیں بتا سکی تھی۔۔

سکندر منت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

ماہی کو اس وقت وہ معصوم اور بھولا بھالا سا سکندر نہیں لگا تھا۔۔پولیس یونیفارم میں ملبوس بالوں کو سیٹ کے وہ ہینڈسم اور دل دھڑکا دینے والا ایک ہیرو لگا تھا۔۔

حیا کو جب تمہارے بارے میں پتا چلے گا تو وہ اور زیادہ غصہ ہو گی.. وہ پہلے ہی تمہیں ریجیکٹ کر چکی ہے۔۔۔۔..

وہ بولی۔۔

میں اسے منا لوں گا میں اس کا دل جیت لوں گا بس تمہیں میری ہیلپ کرنی ہو گی۔۔

سکندر کچھ سوچ کر بولا۔۔

سکندر اس کے ذہن میں مردوں کی غلط امیج بیٹھ چکی ہے۔۔ تم واحد لڑکے ہو جسے اس نے دوست بنایا مگر تم نے اس کا اعتبار توڑ دیا اتنی جلدی اسے پرپوز نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ وہ کہتی چلی گ ئی۔۔

اس کے والد دوسری شادی کر کے ان کو تایا کے سر تھوپ گے۔۔ ماں کی وفات ہوی تو تای نے اپنے رنگ دکھانے شروع کر دیے۔۔۔ تایا نے کبھی ان کا دفاع نہیں کیا۔۔ گھر سے نکلتی تو آوارہ لڑکے راستہ روکتے تھے۔۔ اسے مردوں سے نفرت ہونے لگی تھی۔۔ اور پھر وہ ایک ہوشیار اور لڑاکا لڑکی بن گ ئی۔۔ ہر ایک سے اپنا حق وصول کرنا اسے اچھے سے آتا ہے۔۔ تمہیں اس کی نظر میں اچھا بننا ہو گا۔۔۔

وہ اسے بتاتی گ ئی سکندر غور سے اس کی باتیں سن کر سر ہلانے لگا۔۔۔

⭐⭐⭐

ہائے۔۔ کیسی ہو؟؟؟

وہ دونوں گراؤنڈ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب سکندر وہاں ٹپک پڑا۔۔ماہی نے اسے غور سے دیکھا وہ پہلے کی طرح سادہ اور معصوم حلیے میں تھا۔۔

ٹھیک ہیں ہم تم سناوا تنے دن سے کہاں تھے۔۔

ماہی نے مہارت سے ایکٹنگ کرتے ہوے کہا جبکہ حیا ان دونوں کو اگنور کیے ہاتھ میں پکڑی کتاب کو گھور رہی تھی۔۔

طبیعت کافی خراب ہو گئی تھی۔۔تم لوگوں نے تو حال چال بھی نہیں پوچھا میرا۔۔۔

اس نے منہ بنا کر بتایا تو حیا نے ٹیڑھی نظر سے اسے دیکھا۔۔۔

حیا؟؟ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔

وہ اب حیا کی طرف متوجہ تھا۔۔

کچھ نہیں۔۔اس نے مختصر جواب دیا۔۔

اچھا چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے چلتے ہیں۔۔

وہ کہہ کر اٹھ گیا وہ دونوں بھی اٹھ کھڑی ہوی۔۔

یہ نارمل بی ہیو کیوں کر رہا ہے؟؟

کلاس میں پہنچتے ہی حیا نے مہروز سے پوچھا

تو کیا تمہارے غم میں بیٹھا رہے؟؟ تم نے اسے اتنا ذلیل کیا اور اس کی محبت دیکھو وہ پھر بھی ناراض نہیں ہے۔۔

مہروز نے اسے گھورا۔۔

حیا سر جھٹک کر بیٹھ گئی۔۔

حیا ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔ تم نے دیکھا نہیں اس کی آنکھوں میں کتنی محبت ہے تمہارے لیے۔۔

ماہی نے دوبارہ اسے مخاطب کیا

اگر تمہیں اس سے بہت ہمدردی ہے تو کر لو شادی میری جان بخش دو۔۔

وہ غصے سے ہاتھ جوڑ کر بولی تو مہروز نے خاموش ہونے میں ہی عافیت جانی۔۔۔

اسے پٹانا مشکل ھے۔۔ لیکن میں بھی سکندر شاہ ہوں۔۔ تمہیں اپنا نا بنایا تو کہنا۔۔

دور بیٹھا سکندر حیا کے غصے والے تاثرات دیکھ کر بڑبڑایا۔۔

⭐⭐⭐

بشریٰ اب پہلے سے بہت بہتر تھی۔۔ وہ فریش ہو کر ناشتہ کرنے آئی۔۔ ملازمہ نے اسے ناشتہ دیا تو وہ خاموشی سے کھانے لگی۔۔ ڈرائی نگ روم سے مسلسل بولنے کی آواز پر وہ اٹھ کر وہاں گئی۔۔

ارے لو آگئی بشریٰ۔۔ یہی ہے لڑکی۔۔

تای صوبیہ کسی عورت اور ایک مرد کے ساتھ بیٹھی تھی بشریٰ کو دیکھ کر فوراً بولی۔۔

ارے ماشاءاللہ بہت پیاری ہے۔۔ ہمیں تو بہت پسند ہے۔۔ ہے نا۔۔

اس عورت نے اپنے ساتھ بیٹھے ایک نوجوان لڑکے کی طرف دیکھ کر کہا۔۔ تو وہ لڑکا بھی مسکرا کر سر ہلانے لگا۔۔

بشریٰ جلدی سے ڈرائی نگ روم سے نکل گ ئی۔۔

کیا پھر سے رشتے والے؟؟

شہروز دو دن سے بزنس میٹنگ کی وجہ سے شہر سے باہر تھا اور تائی نے موقع پاتے ہی اپنا کارنامہ کر دیا تھا۔۔

اگلے جمعے کو تیرا نکاح ہے خبردار جو شہروز کو اس بات کا علم بھی ہوا اور اپنی اس چمچی بہن کو تو بھول کر بھی مت بتانا۔۔۔ ورنہ بہت برا ہو گا۔۔

تای اسے دھمکی دیتی چلی گ ئی۔۔ اور وہ ششدر سی وہیں کھڑی رہ گ ئی۔۔

اللہ۔۔ اب کیا ہو گا۔۔۔

*****

آپی شہروز بھای اگلے ہفتے آئی یں گے ۔۔ کہہ رہے تھے کافی بزی ہیں۔۔

حیا بشریٰ کے پاس دھپ سے بیٹھتی اپنی ٹیل پونی کو مروڑتی بولی۔۔

آپی؟؟ کیا ہوا؟؟ آپ کتنے دنوں سے اداس ہیں۔۔

بشریٰ کو گم سم دیکھ کر وہ جلدی سے بولی۔۔

ہاں۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ تم پتا ہے کل اپنی دوست کے گھر چلی جانا۔۔ کافی دنوں سے کہیں گ ئی نہیں ہو نا۔۔

بشریٰ جلدی سے بولی۔۔ صوبیہ نے اسے حیا کو گھر سے باہر بھیجنے کا کہا تھا کل جمعہ تھا اور کل ہی اس کا نکاح بھی تھا۔۔

نہیں آپی میرا دل نہیں ہے پھر کبھی چلی جاوں گی

حیا منہ بنا کر بولی۔۔

میں نے کہا نا تم چلی جانا ٹھیک ہے۔۔

بشریٰ نے تھوڑا زور دے کر بولا تو اس نے سر ہلا دیا۔۔

لو یہ کھانا لے جاو بشریٰ کے لیے پھر تم بھی کھا لینا۔۔

تای نے کھانے کی ٹرے حیا کو تھماتے کہا۔۔ حیا نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔

لیں کھانا کھا لیں۔۔

اس نے ٹرے بشریٰ کے آگے رکھی۔۔

تم نے کھایا۔۔ بشریٰ نے اس سے سوال کیا

نہیں ابھی کھاوں گی تای امی نے کہا ہے آپ کو دے دوں پھر میں جا کر کھا لوں۔۔

وہ بشریٰ کے چہرے کو دیکھتی بولی۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میں کھالوں گی۔۔

وہ کھانا کھانے لگی۔۔حیا نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔۔مرجھایا سا چہرہ ویران آنکھیں۔۔۔

وہ گہری سانس لے کر اٹھ گئی۔۔

⭐⭐⭐

ڈرائیور کو بتا دیا ہے تمہیں لے جائے گا اور واپس بھی لے آئے گا ۔۔۔

بشریٰ اسے ہدایت دیتی ہوی دروازے تک آئی۔۔

آپی میں جلدی آجاوں گی۔۔۔ اس نے مسکرا کر کہا

نہیں تم آرام سے آنا۔۔

حیا کی بات پر تائی امی نے لان سے ہانک لگائی۔۔

حیا عجیب نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔۔اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔اپنے دماغ سے سارے منفی خیالات جھٹک کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔شاید پولیس اسٹیشن والوں نے تائی امی کو سیدھا کر دیا ہو۔۔۔

وہ خود کو تسلی دینے لگی۔۔۔

لو یہ جوڑا پہن کر تیار ہونا۔۔تیرے سسرال سے آیا ہے۔۔۔وہ بشریٰ کو ایک تھیلا پکڑا کر پلٹ گئی

۔۔وہ بے بسی سے تھیلا ایک طرف رکھ کر بیٹھ گ ئی۔۔ کیسی زندگی ہے یہ۔۔ اگر حیا کا خیال نہ ہوتا تو خود کشی کر لیتی۔۔۔

آنسو ٹپ ٹپ اس کے گالوں پر بہنے لگے تھ ے۔۔۔

شہروز مجھے معاف کر دیں۔۔میں مجبور ہوں۔۔۔ وہ خیالوں میں شہروز سے مخاطب تھی۔۔۔تائی کی دی ہوی دھمکی اس ڈرپوک لڑکی کو ڈرانے کے لیے کافی تھی وہ کسی سے مدد مانگنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔

وہ آنسو پونچتی جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔۔۔

بیوٹیشن کمرے میں داخل ہوی تو وہ دعا کر رہی تھی۔۔اسے دیکھ کر جلدی سے اٹھ ئی۔۔۔

مما اگر شہروز بھای نے اس کی شادی کے بعد بھی اسے نہ چھوڑا مطلب اگر طلاق دلوادی تو۔۔

مصباح شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہوتی ماں سے بولی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ تیرے ابا سب سنبھال لیں گے۔۔۔

وہ لپسٹک لگاتی بولی۔۔۔پھر اپنے بال سیٹ کرنے لگیں۔۔

آپ نے ڈیڈ کو کیا بتایا ہے وہ کیسے مان گے اس شادی کے لی ئے۔۔

مصباح تجسس سے بولی۔۔۔

ارے تیرے باپ کو ٹھگنا کونسا مشکل کام ہے۔۔میں نے کہہ دیا کہ یہ بشریٰ کا عاشق ہے اس سے پہلے کہ یہ دونوں بھاگ کر شادی کر لیں ہم ہی شادی کروا دیتے ہیں کم از کم عزت تو خراب نہ ہو گی۔۔

وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھتی مکرو لہجے میں بولی۔۔۔

دروازے پر کھڑا وجود یہ سب سن کر ساکت ہو گیا تھا۔۔۔

بارات آچکی تھی بشریٰ کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا۔۔وہ آئینے کے سامنے اپنی ویران آنکھیں لیے کھڑی تھی

۔۔۔اس کا سراپا کسی کو بھی مدہوش کر سکتا تھا۔۔۔برائیڈل میک اپ میں وہ شہزادی لگ رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ صوبیہ کے ہمراہ اپنا بھاری ہوتا وجود گھسیٹتی سٹیج پر آبیٹھی۔۔۔اس کے ساتھ ہی اس کا ہونے والا دلہا بیٹھا تھا۔۔اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

شادی میں فرقان صاحب کے چند دوست آئے ہوئے تھے نکاح بلکل سادگی سے رکھا گیا تھا۔۔بلکہ مخفی کہیں تو بہتر ہو گا۔۔۔

ٹیرس سے جھانکتا وجود بے چینی سے دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بشریٰ کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔نکاح شروع ہوا۔۔۔وہ لرزتی پلکوں سے اپنے گود میں پڑے کانپتے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔زندگی میں اور کتنے امتحان باقی ہیں۔۔۔

رک جائیں مولوی صاحب۔۔۔

ایک مردانہ آواز پر سب لوگوں نے پلٹ کر دراذے کی جانب دیکھا۔۔۔

شہروز غصے سے لال چہرہ لیے دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔اس کے عین پیچھے پولیس وردی میں ملبوس سکندر اور چند اہلکار کھڑے تھے۔۔

شہروز تیزی سے چلتا ہوا سٹیج پر پہنچا اور دلہے میاں کی زبردست گھونسوں اور لاتوں سے دعوت کر ڈالی۔۔۔

پورے حال میں چہم گوئیاں ہونے لگیں۔۔۔

آپ کو اریسٹ کیا جاتا ہے۔۔ایک لڑکی کو اس گینگ کے ہاتھوں بیچنے پر جو لڑکیاں سمگل کرتا ہے۔۔

سکندر نے ہتھکڑی صوبیہ اور فرقان صاحب کے آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بشریٰ حق دق سی بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔تو کیا اسے بیچا گیا تھا؟؟

ٹیرس پر کھڑا وجود ایک بار پھر ساکت ہو گیا۔۔۔وہ حیا تھی۔۔۔حیا گلفام۔۔۔جو سکندر کو پولیس یونیفارم میں دیکھ کر سکتے میں آگئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی نیچے پہنچی۔۔

آپی آپ ٹھک ہیں۔۔۔سفید پڑتی بشری کو تھام کر وہ اس کے ہاتھ سہلانے لگی۔۔۔

ہم نے بیچا نہیں ہے۔۔یقین کریں ہم تو صرف شادی کروا رہے تھے۔۔

فرقان صاحب نے صفائی پیش کی۔۔۔

اب یہ سب باتیں تھانے جا کر۔۔۔

سکندر نے ان کے ہاتھ ہتھکڑی لگائی۔۔۔

رکیں ایس ایچ او صاحب۔۔۔ نکاح میں تو شامل ہونے دیں انہیں۔۔

شہروز نے انہیں روکتے ہوئے ذو معنی الفاظ میں کہا تو حیا اور بشریٰ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔۔

شہروز حیا کو سائیڈ کرتا خود بسریٰ کے برابر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

انسپکٹر صاحب میری بات سنیں۔۔

وہ ادھیڑ عمر عورت خود کو ہتھکڑیوں سے آزاد کروانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے سکندر سے بولی۔۔

چپ رہو ورنہ دھر دوں گا کان کے نیچے۔۔

سکندر غصے سے بولا تو وہ سہم کر پیچھے ہو گئی۔۔

حیا نے ایک نظر سکندر کو دیکھا جو اس وقت سنجیدگی سے کھڑا نکاح ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ حیا کو جانتا ہی نہ ہو۔۔

نکاح کے بعد سکندر نے شہروز کو مبارک باد دی۔۔۔

تائی اور مصباح کلس کر رہ گ ئی تھی ان کے کیے کرائے پر پان پھر گیا۔۔۔

شہروز۔۔یقین کرو مجھے بلکل نہیں معلوم تھا کہ صوبیہ نے بشریٰ کا سودا کیا ہے۔۔۔

فرقان صاحب بولے۔۔

فرقان صاحب میں نے کوئی سودا نہں کیا یہ جھوٹ بولتے ہیں۔۔

صوبیہ ٹرخ کر بولی۔۔

جھوٹی مکار عورت تو نے ہم سے بیس لاکھ روپے لیے ہیں اس لڑکی کے۔۔۔ہم جیل گے تو تو بھی جاے گی۔۔۔

ادھیڑ عمر عورت چیخی تھی۔۔۔

انہیں لے چلو۔۔

سکندر نے کانسٹیبل کو حکم دیا تو وہ ادھیڑ عمر عورت اور اس کے بیٹے کو لے گے۔۔۔

سکندر نے آگے بڑھ کر صوبیہ اور فرقان کی ہتھکڑی کھول دی۔۔۔

اپنی بیوی کو لگام دیں ورنہ ایک دن بہت ذلیل کروائے گی۔۔

وہ انہیں کہہ کر شہروز کو لیے باہر چلا گیا۔۔

آپی چلیں کمرے میں۔۔

حیا بشریٰ کو لے کر کمرے میں چلی گ ئی۔۔

⭐⭐⭐

دیکھ سکندر یہ سب ڈرامہ کرنے کیا ضرورت تھی تو اسے سیدھا سیدھا بتادیتا۔۔ تیری آگے بات بنی نہیں تو نے مزید بگاڑ دی۔۔

سکندر نے شہروز کو حیا کے بارے میں بتایا تو وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔۔

یار میں نے سوچا تھا کہ اگر اسے مجھ سے محبت کرنی ہوی تو ایسے ہی کرلے پولیس یونیفارم میں دیکھ کر تو ہر لڑکی مرتی ہے مجھ پر۔۔۔

وہ گردن اکڑا کر بولا

مگر میں نہیں مرتی۔۔

حیا کی آواز پر دونوں چونکے۔۔

وہ چلتی ہوی اس کے قریب آگ ئی۔۔

میں تم جیسے گھٹیا اور دھوکے باز لڑکے سے نفرت کرتی ہوں سمجھی۔۔۔

حیا غصے سے دانت پیس کر بولی

حیا پلیز ایک بار بات تو سنو۔۔

سکندر بے بسی سے بولا مگر وہ تن فن کرتی وہاں سے نکل گ ئی۔۔

⭐⭐⭐

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟

شہروز بشریٰ کو ڈھونڈتا ہوا اس کے کمرے میں آیا تو وہ صوفے پر بیٹھی نظر آئی۔۔

ک کچھ نہیں آپ کو کچھ چاہیے۔۔

وہ ہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔

آپ شاید بھول رہے ہیں کہ ہمارا نکاح ہو گیا ہے تو اصولاً آپ کو میری کمرے میں ہونا چاہیے۔۔۔

شہروز نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا

لیکن۔۔۔۔

وہ کچھ کہتی مگر حیا کمرے داخل ہوتی اس کی بات کاٹ گ ئی۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔ جیجو وآپ چلیں میں آپ کی دلہن کو لاتی ہوں۔۔

شہروز مسکرا کر کمرے سے نکل گیا مگر بشریٰ اسے گھور کر رہ گ ئی۔۔

حیا تائی امی۔۔۔ وہ بے بسی سے بولی

تائی امی کچھ نہیں کر سکتیں۔۔ اب شادی ہے گ ئی ہے آپ

کی۔۔

وہ ادا سے اپنی ٹیل پونی ہلا کر بولی۔۔

بشریٰ کو ایک سرخ رنگ کا شرارہ پہنا کر اسے تیار کر کے وہ اسے شہروز کے کمرے میں بٹھا

آئی۔۔ شہروز اس وقت واشروم میں موجود تھا۔۔۔

حیا اسے بٹھا کر کمرے سے نکل گ ئی۔۔

وہ کنفیوز سے انگلیاں مروڑتی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔واشروم کے دروازہ کھلنے پر اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

شہروز مسکرا کر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔

ماشاءاللہ۔۔

وہ اس کا حسین چہرہ دیکھ کر بے اختیار بولا۔۔

بشریٰ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

شہروز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے اسے دیکھا۔۔

میں آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔وعدہ ہے میرا۔۔۔

بشریٰ نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں محبت ہی محبت تھی۔۔

آپ خوش ہیں نا؟ بشریٰ نے اس سے سوال کیا

بے حد خوش ہوں۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔خوشی اس کے چہرے سے نظر آرہی تھی۔۔

آپ کو کس نے بتایا یہ سب۔۔مطلب آپ تو اگلے ہفتے آنے والے تھے نا۔۔

بشریٰ نے کچھ یاد آنے پر پوچھا۔۔اس کا ڈر شہروز کے رویے سے اب ختم ہو گیا تھا۔۔

مجھے میری سالی پل پل کی خبر دے رہی تھی۔۔جب آپ نے اسے اپنی دوست کے گھر بھیجا تو وہ راستے سے ہی واپس آگئی تھی۔۔۔ گھر کا ماحول دیکھ کر اس نے مجھے واپس آنے کا کہا اور میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنی رانی کے پاس آگیا۔۔۔

شہروز نے اسے کاری تفصیل بتائی۔۔

شکریہ۔۔۔بشریٰ نے مسکرا کر کہا

اننھوں۔۔ایسے شکریہ نہیں چلے گا اپنا انعام میں خود وصولوں گا۔۔۔وہ شرارت سے بولا تو بشریٰ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

⭐⭐⭐

فرقان صاحب سے اچھی بھلی بے عزت ہونے کے بعد صوبیہ اب غصے سے بھری بیٹھی تھیں۔۔

میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔۔اس نے میرا بیٹا چھین لیا اب سب کچھ میرے ہاتھ سے نکل جائے گا۔۔ نہیں نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔

وہ پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

.....

....

....

وہ ابھی سونے لیٹی ہی تھی جب اس کے موبائل پر انجان نمبر سے کال آنے لگی۔۔

پہلے تو اس نے اگنور کیا مگر دوسری طرف کوی پاگل ہو گیا تھا کال پہ کال کیے جا رہا تھا۔۔

ہیلو۔۔جی کیا قیامت آگ ئی ہے جو اس وقت کال پر کال کر رہے ہیں آپ۔۔

وہ غصے سے کال ریسیو کرتے ہی بول پڑی۔۔

ایک بار بات سن لو پلیز ز۔

سکندر کی آواذ پر اس نے غصے سے کال کاٹ دی۔۔فون دوبارہ بجنے لگا تو اس نے موبائی ل ہی آف کر دیا۔۔

دھوکے باز فراڈ۔۔۔پیچھے ہی پڑ گیا ہے۔۔۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی۔۔ آنکھیں موند گ ئی۔۔

....

ایک مہینہ اور گزر گیا۔۔۔اس دوران حیا نے دوبارہ سکندر کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔تای اپنے کمرے میں بند رہتی تھی۔۔۔شہروز اور بشریٰ کا زیادہ وقت گھومنے پھرنے میں ہی لگتا تھا۔۔۔

کل حیا کا پہلا پیپر تھا وہ کمرے میں بیٹھی جی جان سے پڑھائی کر رہی تھی۔۔

اے لڑکی ملازمہ چھٹی پر ہے چل کچن سمیٹ دے۔۔

تای امی دھڑام سے دروازہ کھولتی ہوی بولی اور یہ جا وہ جا۔۔

وہ اٹھی اور دروازہ لاک کر کے پھر سے پڑھنے لگی۔۔

شور کی آواذ پر وہ اٹھ کر باہر گ ئی۔۔

نوکر نہیں ہے وہ کسی کی جس کو کھانا چاہیے وہ خود بنا لے۔۔

شہروز صوبیہ کو کہتا بشریٰ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔غالباً تائی نے بشریٰ سے کسی کام کا کہا تھا۔۔۔

....

پیپر کافی اچھا ہو گیا میرا۔۔ایزی تھا۔۔۔

وہ ماہی کے ساتھ گرواونڈ میں بیٹھی پیپر کے متعلق باتیں کر رہی تھ ئی۔۔

حیا۔۔۔ وہ دیکھ۔۔۔

ماہی نے گیٹ کی طرف اشارہ کیا تو اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔

سکندر پولیس یونیفارم میں آنکھو پر چشمہ سیٹ کرتا کالج میں داخ ہو رہا تھا۔۔سب لوگ یرانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس کے پیچھے ہی پولیس کی پوری نفری چلی آ رہی تھی۔۔

حیا اور ماہی اٹھ کھڑی ہوی۔۔

وہ چلتا ہوا آگے آیا اور اہلکاروں کو اشارہ کیا وہ سب یہاں وہاں دوڑنے لگے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد چند اہلکاروں نے چار لڑکے اور دو لڑکیاں اریسٹ کر گی تھیں۔۔سارے سٹوڈنٹس اور ٹیچرز حیرت سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔

یہ سب کیا ہے؟؟ سر۔۔

ایک پروفیسر نے سکندر سے سوال کیا

یہ وہ گینگ ہے جو لڑکیاں اغواہ کر کے بیچتا ہے۔۔کافی محنت پے بعد یہ لوگ ہاتھ لگے ہیں۔۔

سکندر مطمئن سا بولا۔۔

ان لڑکوں میں وہ لڑکا بھی شامل تھا جس نے ایک مرتبہ سکندر کی ریگنگ کی تھی تب حیا نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

وہ سرے سے حیا کو نظرانداز کرتا اسی شان سے کالج گیٹ سے باہر چلا گیا اس کے پیچھے ہی تمام اہلکار بھی نکل گے۔۔۔

حیا کو اپنا نظرانداز کرنا بہت برا لگا وہ پیر پٹختی کینٹین کی طرف چلی گئی۔۔ماہی بھی اسے آواز دیتی اس کے پیچھے لپکی۔۔

مصباح؟؟؟

تو پاگل ہوگئی ہے کیا؟؟ بکواس کرتی ہے؟

صوبیہ چیخی تھی۔۔ان کی نام نہاد بیٹی کارنامہ کر آئی تھ۔۔۔

مما معاف کر دیں۔۔مجھے نہیں پتا تھا وہ دھوکے باز نکلے گا۔۔۔

وہ شرمندہ سی بولی۔۔۔کمرے کے پاس سے گزرتی حیا وہیں کھڑی رہ گئی۔۔

کیا مطلب ہے تیرا۔۔۔وہ تجھے گھر سے اٹھا کر لے گیا تھا کیا؟؟تو خود گ ئی تھی اور اب یہ گناہ اٹھا لای ہے ؟؟

وہ اسے بازو سے پکڑے غصے سے بولی۔۔۔

مما پلیز۔۔۔ مصباح اپنے درد کرتے بازو کو چھڑواتے ہوے بولی۔۔

تو ابھی کے ابھی میرے ساتھ ہسپتال چل رہی ہے۔۔اس مصیبت سے جان چھڑوایں گے۔۔۔

وہ اسے کھینچتی ہوی دروازے ک لائی۔۔

دروزہ کھولتے ہی وہ ٹھٹھک گ ئی۔۔۔

شہروز اور حیا آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔حیا کو وہاں کھڑا دیکھ کر شہروز بھی چلا آیا تھا۔۔ماں بیٹی کی گفتگو سن کر اس کا جسم سن ہو گیا

مما کیا ہے یہ سب؟؟

وہ دھاڑا روبیہ سمیت مصباح بھی کانپ گ ئی۔۔

بھائی م معاف۔۔مصباح نے کچھ کہنا چاہا مگر حیا کا ایک زور دار تھپڑ اس کا گال لال کر گیا۔۔

بے حیا لڑکی۔۔۔ مجھ پر الزام لگا رہے تھے تم لوگ اور ان بیٹی چھپی۔۔

وہ غصے سے بولی تھی۔۔

صوبیہ چپ سی رہ گئی تھی۔۔

شام کو فرقان صاحب گھر پہنچے روالگ بھونچال آیا ہوا تھا۔۔

مما خدا کے لیے کچھ کریں میں مر جاوں گی۔۔۔ میں اپنا بچہ نہیں مار سکتی۔۔۔

اب وہ ماں کے پیروں میں بیٹھ گئی۔۔ وہ چاہ کر بھی اس بچے کو نہیں مار سکتی تھی۔۔

سب لوگ لاونج میں سن سے بیٹھے تھے۔۔۔ اس خبر نے سب کو ہلا دیا تھا۔۔۔

تو اس گناہ کو پالے گی؟؟

صوبیہ پھٹ پڑیں۔۔

گناہ نہیں ہے یہ۔۔ نکاح کیا تھا میں نے ذوہیب سے۔۔۔

ہاں تو اب کہاں ہے تیرا ذوہیب۔۔

فرقان صاحب شدغصے سے سرخ ہو رہے تھے۔۔

بابا اس نے مجھے طلاق دے دئی۔۔ وہ بچہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

وہ روتی بولی۔۔

تو تو نے چھپ کر نکاح کیا کیوں؟؟ وہ آوارہ بدمعاش لڑکا۔۔اب ہم کہاں ڈھونڈیں اسے۔۔۔

فرقان صاحب پھر سے بولے۔۔شہروز خاموشی سے ایک طرف بیٹھا تھا۔۔۔بشریٰ اور حیا کو وہاں آنے سے منع کیا تھ مگر حیا ریلنگ پر کھڑی سب کچھ سن رہی تھی۔۔

مصباح نے ایک نظر ماں کو دیکھا پھر باپ کو۔۔۔

بابا میں نے نکاح مما کی مرضی سے کیا تھا۔۔

اس نے گویا دھماکہ کیا۔۔

کیا مطلب ہے؟ صوبیہ؟

وہ حیرت سے صوبیہ کا منہ دیکھنے لگے ج سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

شہروز ایک دم سے کھڑا ہو گیا۔۔

میں کچھ نہیں جانتی یہ سب کیا دھرا اس حیا کا ہے۔۔اسی نے رغلایا تھا میری بچی کو۔۔میں کیا کرتی میں نے بدنامی کے ڈر سے نکاح کروادیا۔۔حیا نے مجھے مجبور کیا تھا۔

صوبیہ آنسو و بہاتی بولی۔۔

بس کر دیں مما۔۔میں جانتا ہوں کہ حیا آپ کو کتنا دھمکاتی ہو گی۔۔

شہروز طنزیہ بولا

تو بھی اب اس کی طرف داری کرے گا۔۔؟

صوبیہ بولی۔۔۔

شہروز کچھ کہتا مگر موبائل فون کی رنگ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

واٹ؟؟

وہ حیرت سے کہتا کال کاٹ کر موبائل پر کچھ دیکھنے

میرے اللہ۔۔۔اس کمینے نے سوشل میڈیا پر ویڈیو ڈال دی ہے۔۔

وہ صدمے سے سر پکڑے بولا۔۔

کیا؟؟مصباح سمیت صوبیہ اور فرقان صاحب بھی چونکے

اس نے سوشل میڈیا پر مصباح کی ویڈیوز وائرل کر دی ہیں۔۔

شہروز آنکھیں پھاڑے موبایل کو دیکھ رہا تھا۔۔اتنے میں پھر سے فون بجا اور پھر فون پر فون۔۔۔لوگ فون کر کر کے۔۔مصباح کے کارنامے کی خبریں دے رہے تھے۔۔۔

شہروز غصے سے لال ہوتا مصباح کی جانب بڑھا۔۔۔

تیری جیسی بہن سے بہتر تھا کہ میری کوی بہن نہ ہوتی۔۔

اس کے بازو دبوتا وہ غصے سے بولا۔۔

حیا ریکنگ پر کھڑی سہمی ہوی تھ۔۔

یااللہ یہ سب کیا ہو گیا۔۔اللہ جی مدد کرنا۔۔

وہ مسلسل دعا منگ رہی تھی۔۔۔اسے یہ سب اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔انجانا سا خوف تھا۔۔پتا نہیں کیا ہو گا۔۔

فرقان صاب کی دبی دبی چیخ پر وہ لوگ پلٹے۔۔

بابا۔۔۔بابا۔۔۔کیا ہوا؟؟

شہروز بھاگ کر پہنچا۔۔۔

گاڑی نکالو۔۔

بابا سانس لیں ہن ابھی ہوسپٹل چلیں گے۔۔ بابا۔۔

وہ انہں کندھے پر اٹھاے باہر کو بھاگا۔۔حیا بشریٰ کو لیتی ان کے پیچھے بھاگی۔۔

مگر تب تک گاڑی جا چکی تھی۔۔۔

اگر تایا ابو کو کچھ ہو گیا تو؟؟

بشریٰ دل پر واتھ رکھے روتی چلی گ ئی۔۔

حوصلی کریں آپی۔۔۔آپ چلیں ہم دوسری گاڑی میں چلتے ہیں۔۔وہ اسے ساتھ لیے ڈرائیور کو کہتی گاڑی لے کر ہسپتال کی جانب بڑھ گے۔۔

شہروز کے ساتھ ساتھ ہ وہ لووگ ہسپتال پہنچے۔۔

اور صبح تک پورے گھر میں کہرام مچ گیا تھا۔۔۔

فرقن صاحب ہارٹ اٹیک سے گزر گے۔۔۔تھے۔۔۔

صویہ بیگم چیخ چیخ کر روتی اور معافی مانگتی جاتی۔۔

اللہ یہ کیا کر دیا میں نے۔۔اللہ معاف کر دے۔۔۔

وہ بال ہاتھوں میں جکڑے چیخ رہی تھں۔۔محلے کی عورتیں مصباح کو دیکھ کر کھسر پھسر کر رہی تھی۔۔۔

حیا بشریٰ کو سنبھالے خود بھی روے جا رہی تھ۔۔

تایا نے کبھی ان کے سروں پر شفقت سے ہاتھ نہیں پھیرا تھا مگر۔۔۔۔وہ تھے رو باپ کی جگہ۔۔وہ اتنی بھ بے حس نہ تھی کہ اسے دکھ نہ ہوتا۔۔

جنازہ لان میں رکھا گیا تھا۔۔

سب عورتیں بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی۔۔صوبیہ رو رو کر نڈھال سی ایک طرف ڈھے گ ئی۔۔

مردانہ رونے کی آواز پر حیا نے مڑ کر دیکھا تو ساکت ہو گ ئی۔۔

گلفام صاحب اس کا باپ جسے وہ چھ سال بعد دیکھ رہی تھی بھای کی میت پر بیٹھے زار زار رو رہے تھے۔۔اس نے نفرت سے منہ پھیر لیا اور بشریٰ کو لیے کمرے میں چلی گ ئی۔۔

⭐⭐⭐

وہ کمرے میں بیٹھی قرآن پڑھ رہ تھی جب عورتوں کی چیخ وپکار پر وہ تیزی سے باہر بھاگی۔۔۔

محلے کی عورتیں گھر میں جمع تھیں۔۔لان کے بیچ وبیچ مصباح کا وجود پڑا تھا۔۔

مصباح۔۔یہ کیا ہوا؟

وہ بھاگتی ہوی باہر گ ئی۔۔

خود کشی کر لی اس نے۔۔ چھت سے کودی ہے۔۔

یک عورت نے کہا تو وہ آنکھیں پھاڑے اس کے بے جان وجود کو تکنے لگی۔۔

شہروز بھای یہ کیا ہو گیا؟؟؟ یہ سب۔۔۔

وہ شہروز کی طرف بھاگی جو خشک آنکھوں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔تایا کو مرے تین دن ہوے تھے

اور اب مصباح۔۔۔

صوبیہ بیگم کا تو دماغ ہی جگہ پر نہیں تھا کبھی روتی تو کبھی ہنستی۔۔

مرنے دو اسے بھی حیا۔۔۔زندہ رہ کر روز مرتی اس سے آج ہی مر گ ئی۔۔

وہ پتھرائی ہوی آنکھوں سے سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

شہروز بھای؟؟ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

شہروز بھی برداشت نہ کر پایا تو ہیں ڈھے گیا۔۔

کس کی نزر لگ گ ئی میرے گھر کو۔۔میں کیا کروں۔۔

وہ مرد ہو کر رو رہا تھا۔۔بشریٰ صوبیہ کو سنبھال سنبھال کر ہلکان ہو رہی تھی۔۔

سارا گھر سوگ میں ڈوب گیا تھا۔۔

شہروز اٹھ یار چل۔۔۔۔

سکندر نے آتے ہی اسے اٹھایا اور جلدی سے کفن دفن کا انتظام کیا۔۔۔لوگ جنازہ پڑھ کر چلے گے۔۔۔

وہ سب لاونج میں بیٹھے زمین کو گھور رہے تھے۔۔۔ صبح سے کسی نے کھانے کا لقمہ تک نہیں نگلا تھا۔۔

گلفام صاحب بھی بیوی سمیت وہیں تھے مگر ان سے کسی نے کوی بات نہیں کی تھی۔۔

حیا۔۔؟ میری بچی

انہوں نے اسے ہلکا سا جھنجھوڑا تو وہ چونکی۔۔

اٹھو کھانا کھالو۔۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا تو کوی بھی موجود نہیں تھا سب ہی کھانا کھانے چلے گے تھے وہ خاموشی سے اٹھ کر ڈائی ننگ ٹیبل کی طرف چل دی۔۔

⭐⭐

حیا۔۔۔۔

گلفام صاحب لان میں بیٹھی حیا کے پاس بیٹھتے اسے پکارنے لگے۔

وہ بے رخی سے اٹھ کر جانے لگی تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔

تم سب ایسے کیوں کر رہے ہو؟ آخر کیا غلطی ہے میری۔۔

وہ بے بسی سے گویا ہوے۔۔

آپ پوچھ رہے ہیں کیا غلطی ہے؟ ساری زندگی مڑ کر نہیں دیکھا تو اب کیوں یاد آگئی ہے آپ کو۔۔

وہ غصے سے ہاتھ چھڑاتی چیخی تھی۔۔اس کے شور پر سب لوگ باہر بھاگے تھے۔۔

حیا میری بات سن لو ایک بار۔۔

وہ کھڑے ہوتے منت کے انداز میں بولے۔۔

انکل آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔

شہروز نے سنجیدگی سے پوچھا

میں اپنے بچوں کے پاس۔۔۔۔

ان کی بات ختم ہونے سے پہلے حیا چیخی

کون سے بچے۔۔۔ کس کے بچے۔۔۔ جب ہم اذیت میں تھے تب کیوں نہیں آئے جب میری ماں مری تب کہاں تھے۔۔۔جب جب میری کردار کشی ہوی میری بہن نے اذیتیں جھیلی ماریں کھائی ں تب کہاں تھے آپ۔۔۔

وہ گلا پھاڑ کر چیخی تھی۔۔۔اس کی ٹیل پونی ڈھیلی ہوتی کندھوں پر جا لگی تھ ئی۔۔

میں آیا تھا۔۔۔بہت بار آیا تھا۔۔۔

گلفام صاحب رندھی آواز میں بولے تو سب چونکے تھی۔۔

م مطلب؟؟

شہروز نے اچھنبے سے پوچھا

مطلب یہ کہ ہم یہاں بہت مرتبہ آئے مگر دھتکارے گے۔۔

جواب گلفام صاحب کی دوسری بیوی توبہ نے دیا تھا۔۔

بشریٰ نے حیا کو دیکھا تھا۔۔حیا گہری سانس لے کر کرسی پر ڈھے گئی۔۔

تمہاری تائی صوبیہ اور مرحوم فرقان صاحب ہمیں دھکے دے کر نکال دیتے۔۔۔چوکیدار تک کو منع کرر کھا تھا کہ ہمیں گیٹ سے ہی دھتکار دیا جاے۔۔تمہاری ماں کے مرنے پر۔۔حیا اور بشریٰ کو ملنے ہر مہینے ہم امید لیے آتے تھے اور بے عزت ہو کر جاتے رہے۔۔

توبہ کہتی چلی گئی۔۔

گلفام صاحب کی آنکھوں سے آنسو وبہہ رہے تھے۔۔۔اپنوں کی جدائی نے مار ڈالا۔۔

مری غلطی صرف اتنی تھی کہ میں نے دوسری شادی کرلی۔۔۔پھر لوٹ کر آنا نصیب ہی نا ہوا۔۔۔میرا سگا بھای مجھے دھتکارتا رہا۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیے تھے۔۔

بشریٰ ان کے پاس جا کر بیٹھ گ ئی۔۔

ابا۔۔روئیں مت ہم ساتھ ہیں نا۔۔

گلفام صاحب نے اپنی بیٹی کو سینے سے لگا لیا۔۔حیا بھی پتھرائی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھ ئی۔۔ساری عمر غلط فہمی میں گزری تھی ۔۔۔وہ ایک دم ہوش می آتی باپ کی جانب بھاگی ۔۔

ابا۔۔۔۔ گلفام صاحب نے اپنی دونوں لاڈلیوں کو سینے میں بھینچ لیا۔۔

وہ بس اسٹینڈ پر کھڑی کب سے بس کا انتظار کر رہی تھی۔۔سورج آگ برسا رہا تھا۔۔۔آج اسے بس کے ذریعے جانا تھا کیوں کہ مصروفیات کے باعث کوئی اسے لینے نہیں آ سکتا تھا۔۔ آج آخری پیپر تھا جو اس نے کافی اچھا کیا تھا۔۔۔اب بس کالج سے چھٹیاں تھیں۔۔ پسینو پسین ہوتی وہ یہاں وہاں ٹہل رہی تھی۔۔اکا دکا لوگ وہاں موجود تھے مگر زیادہ رش نہ تھا۔۔۔تھک کر وہ بینچ پر بیٹھ گ ئی۔۔

پچھلے کچھ دنوں میں گھر کا ماحول خوشگوار ہو گیا تھا۔۔ مگر اس کے اندر ایک بے چینی سی تھ ئی۔۔۔

اس کی وجہ شاید سکندر تھا۔۔ جو وہ اسے دوبارہ نظر نہیں آیا تھا۔۔

بس آچکی تھی وہ سر جھٹکتی اٹھ کر بس میں سوار ہو گ ئی۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی عجیب افراتفری مچی ہوی تھ ئی۔۔سب لوگ بھاگم بھاگ لگے ہوے تھے۔۔

بشریٰ کچن میں تیزی سے کام کر رہی تھی۔۔ ملازمہ بیٹھک صاف کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ گلفام صاحب اور ان کی بیوی نجانے کیا بحث کرنے میں مصروف تھے۔۔ صوبیہ تو شوہر اور بیٹی کی موت سے اپنا ذہن توازن کھو بیٹھی تھیں اس لیے انہیں علاج کے لیے مینٹل ہوسپٹل میں ایڈمٹ کروایا گیا تھا۔۔۔۔

شہروز بازار سے سامان لے کر گھر میں داخل ہوا۔۔

ارے حیا تم آگ ئی۔۔ چلو جلدی سے تیار ہو جاو پھر کاموں میں مدد کردو بہن کی۔۔

شہروز اسے کھڑا دیکھ کر بولتا کچن میں چلا گیا۔۔

کوئی مہمان آ رہا ہے کیا؟

وہ کچن میں آتی بولی۔۔

ہاں تمہارے رشتے والے آرہے ہیں۔۔۔

بشریٰ نے

مصروف انداز میں اسے بتایا۔۔

کیا؟؟؟مطلب؟؟

وہ چونک کر بولی۔۔

تم کمرے میں چلو میں آکر بتاتی ہوں۔۔

بشریٰ نے اسے کچن سے باہر دکھیلا۔۔تو وہ کمرے میں چلی گ ئی۔۔

آپی میں شادی نہیں کرنا چاہتی پلیز۔۔

وہ صدمے سے بولی تھی۔۔س کے رشتے والے آرہے تھے اور وہ لوگ جلد ہی شادی کرنا چاہتے تھے۔۔لڑکے والے شہروز کی جان پہچان والے تھ ےئ۔۔اس لیے وہ مطم ئن تھا۔۔

کیوں ساری عمر ہمارے سینے پر مونگ دلو گی کیا؟؟

توبہ کمرے میں داخل ہوتی اسے چھیڑنے لگی۔۔

آنٹی پلیزز۔۔۔

وہ بے بسی سے بولی

آنٹی؟؟؟ حیا میں آنٹی ہوں۔۔؟

توبہ حیرت سے بولی

سوسوری میں بھول جاتی ہوں۔۔۔امی۔۔۔

حیا زبان دانتوں میں دباتی خفت سے بولی۔۔

توبہ اسے سو بار بتا چکی تھیں کہ انہیں امی بلایا کرے۔۔ مگر وہ ہمیشہ بھول جاتی تھی۔۔۔

دیکھو حیا جو بھی ہو شادی تو ہو گی ہی اور تمہارے بابا بھی یہی چاہتے ہیں اب تمہاری مرضی ہے۔۔

ودونوں اسے سمجھاتی باہر نکل گ ئی یں۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔۔ نجانے کیوں عجیب سی بے چینی تھی۔۔

کیا میں سکندر کو چاہتی ہوں؟

وہ خود سے سوال کرنے لگی۔۔

نہیں۔۔۔میں کیوں کسی لڑکے کو پسند کرنے لگی۔۔اسے اگر محبت ہوتی تو نہ ہی مجھے نظرانداز کرتا اورنہ ہی اتنے دنوں تک غائب رہتا۔۔ ہننہہ یہی ہوتی ہے محبت؟ ذرا سی بے عزتی پر ہی اوقات دکھا دی۔۔

وہ خود کو خود ہی جواب دیتی تیار ہونے چلی گئی۔۔

رشتہ پکہ ہو چکا تھا۔۔لڑکے کی بہن اور ماں حیا کو انگوٹھی پہنا کر جا چکی تھیں۔۔سننے میں آیا تھا کہ بہن شادی شدہ ہے۔۔گھر میں لڑکا اپنی ماں کے ساتھ رہتا ہے۔۔والد چند سال پہلے فوت ہو گے تھے۔۔

فلحال لڑکا شہر سے باہر کسی کام سے گیا ہوا ہے۔۔۔شادی کی تاریخ اگلے مہینے کی طے ہوئی۔۔

سچی؟؟ تیری شادی۔۔

ماہی حیرت سے چیخی۔۔

ہاں سچی۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولی۔۔

ماہی حیا کے گھر آئی ہوی تھی۔۔ پیپرز ختم ہو چکے تھے سو وہ دونوں کالج سے فری ہی تھیں۔۔حیا نے پہلے تو اسے اپنے گھر میں گزری قیامت کے بارے میں بتایا تو وہ افسوس کرنے لگی۔۔مگر رشتے کی بات بتاتے ہی اس کا منہ حیرت سے کھل ہی گیا تھا۔۔۔

تو خوش نہیں ہے۔۔

اس کی خاموشی کو بھانپتے اس نے سوال کیا

اداس بھی نہیں ہوں۔بس کوی فیلنگس نہیں آرہی ہیں۔۔

وہ گہری سانس لیے بولی

اچھا لڑکے کی پکس تو دکھاو۔۔

ماہی نے جھٹ فرمائش کی

میں نے نہیں دیکھا لڑکا۔۔ اس نے بے زارگی سے کہا

مطلب بنا دیکھے شادی۔۔۔

وہ حیران ہوی۔۔مجھے دلچسپی نہیں ہے لڑکا دیکھنے میں۔۔۔

وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہوگئی۔۔

اور گھر میں کسی نے بھی زحمت نہیں کی دکھانے کی؟؟

ماہی کی حیرت ختم ہی نہیں ہورہی تھی۔۔

وہ خاموشی سے کھڑکی کے باہر دیکھتی رہی۔۔

حیا؟؟تو سکندر کو چاہتی ہے؟

ماہی کے یک دم کہنے پر وہ جھٹکے سے پلٹی۔۔

پاگل ہے کیا۔۔۔بکواس مت کر۔۔میں کیوں اس میسنے کو چاہوں گی۔۔

وہ لاپرواہی سے بولی۔

تو یوں اداس کیوں ہے۔۔۔دیکھ۔۔تو اگر اسے چاہتی ہے تو بول دے ایس نہ ہو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔۔

اس نے اسے سمجھانا چاہا مگر وہ اپنی ٹیل پونی جھٹکتی بظاہر لاپرواہی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

⭐⭐⭐

شادی کی تیاریاں زور و شور پر تھیں۔۔مگر وہ اپنے اندر کی ویرانی کے باعث کچھ بھی خوشی سے نہیں کر رہی تھی۔۔

اگر اس نے ایک بار بھی پلٹ کر دیکھا ہوتا تو شاید میں کچھ سوچ ھی لیتی مگر وہ۔۔وہ تو بھول ہی گیا۔۔۔

وہ لان میں بیٹھی اداسی سے سوچنے لگی۔۔پھر سر جھٹکتی اٹھ کر پھولوں کو دیکھنے لگی۔۔اسے سب کچھ عجیب سالگا تھا۔۔۔مگر وہ اپنے اندر کے جذبات کو جھٹلا کر شادی کی تیاریوں میں مصروف رہتی تھی۔۔

اس نے نہ تو لڑکے کا نام جننا ضروری سمجھا اور نہ ہی اس کی تصویر دیکھی۔۔اس کی ساس اور نند کئی بار آ کر مل چکی تھیں مگر گھر میں تو مانو لڑکے کا ذکر تک نہیں ہوتا تھا۔۔

حیا یہ ڈریس اچھا ہے نا۔۔میں نے یہ مہندی پر پہننا ہے۔۔اور یہ بارات پر۔۔

بشریٰ اسے اپنی کی گئی شوپنگ دکھا رہی تھی اور وہ بے دھیانی میں سب دیکھ رہی تھی۔۔

حیا۔۔میری جان اداس مت ہو ہم تجھ سے ملنے آتے رہیں گے۔۔۔ اسے گم سم سا دیکھ کر گلفام صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ رو پڑی۔۔نجانے اسے کیا غبار تھا کہ وہ روتی رہی۔۔کسی نے اسے چپ نہیں کروایا۔۔اپنا غبار اس نے آنسوؤں کے ذریعے نکالا اور مطمئن سی ہو گئی۔۔۔اپنے باپ کی پسند پر اسے پورا بھروسہ تھا اس لیے وہ مطمئن ہو گئی۔۔۔

⭐⭐⭐

آخر وہ دن بھی آہی گیا۔۔آج اس کی مہندی تھی۔۔سب لوگ ہی خوش تھے۔۔ماہی اس کے ہاتھوں پر مہندی لگا رہی تھی۔۔وہ سب کو خوش دیکھ کر خوش تھی۔۔۔ذہن سے ساری سوچیں جھٹک کر وہ مطمئن ہو گئی تھی۔۔

ماشاءاللہ دلہن و بہت پیاری ہے۔۔

ایک عورت نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔

اپنی تعریف پر اس نے ادا سے اپنی ٹیل پونی جھٹکی اور ماہی کو دیکھنے لگی

اس پونی کو کھول دو۔۔آج مہندی ہے کچھ اچھا سا سٹائل بنواو۔۔

وہ اس کی پونی کھیچتی بولی۔۔اس کے بھوری ریشمی بال ایک دم اس کی کمر پر لہرا گے۔۔کسی نے بہت غور سے اس کے بال دیکھے تھے۔۔۔

اس کے چہرے پر تو مسکراہٹ تھی مگر آنکھوں کی ویرانی پر وہ شخص مسکرا اٹھا۔۔

مہندی کے فنکشن کے لیے اسے تیار کرنے پارلر والی آچکی تھی۔۔تیار ہو کر وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

پارلر والی رخصت ہوی تو اس نے دراز سے ایک فوٹو فریم نکالا

۔۔امی۔۔۔آپ زندہ ہوتی نا۔۔۔تو میں آپ کو اپنے دل کا سارا حال بتاتی۔۔۔میں آپ کے بنا بہت اداس ہوں۔۔مجھے عجیب سی گھٹن ہو رہی ہے۔۔میں کیسے مینج کروں گی۔۔؟

وہ روتی ہوئی ان کی تصویر سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

حیا تیار ہو؟؟

باہر سے شاید ماہی نے پکارا تھا۔۔اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور تصویر کو اپنے بیگ میں رکھ لیا۔۔وہ اس تصویر کے اپنے پاس ہی رکھنا چاہتی تھی۔۔

پورے فنکشن میں وہ مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر چپکا کر بیٹھی رہی تھی۔۔بیٹھے بیٹھے کمر اکڑ رہی تھی۔۔۔کمرے میں آتے ہی اس نے جلدی سے چینج کیا اور بستر پر ڈھیر ہو گئی۔۔ تھکن نے اسے کچھ سوچنے کا موقع ہی نہ دیا۔۔اور نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی۔۔

اس کی آنکھ شور سے کھلی تھی۔۔اس کے بغل میں ماہی گھوڑے بیچے سو رہی تھی۔۔وہ نجانے کب اس کے ساتھ آکر سو گئی تھی۔۔

وہ بالوں کی پونی بناتی اٹھی اور کمرے سے باہر آگئی۔۔۔ تو وہ ملازمہ پر برس رہی تھیں۔۔

ضرور اس ملازمہ نے کوی نقان کیا ہو گا۔۔

وہ بڑبڑاتی ہوی کمرے میں آگ ئی۔۔ بارات کا فنکشن شام میں تھا ۔۔ اصولاََ تو اسے سو جانا چاہیے تھا تا کہ شام کو وہ تھکی ہوی نہ ہوتی مگر اسے نیند نہیں آئی تو وہ ٹیرس پر چلی گ ئی۔۔

آج بادل چھاے ہوے تھے یقیناََ بارش لگنی تھی۔۔ وہ کاف دیر یوں ہی ٹہلتی رہ ئی۔۔ اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو گھورتی رہی۔۔ مہندی کا رنگ کافی گہرا آیا تھا۔۔ وہ سر جھٹک کر نیچے آنے لگی۔۔ بھوک بھی اب زوروں سے لگنے لگی تھی۔۔۔

یوں ہے پورا دن ماہی کی بونگیاں سنتے کبھی بشریٰ کی ایموشنل باتیں سنتے اس کا گزر ہی گیا۔۔ اس کے دل میں نہ کوی خوشی تھی اور نہ غم۔۔۔ بس بے چینی تھ ئی۔۔ نجانے کیوں۔۔۔

✨✨✨

وہ دلہن بنی سٹیج پر بیٹھی ہوی تھی۔۔ ماہی بار بار اسے چھیڑ رہی تھی۔۔۔

حیا میں نے دلہا دیکھا ہے ابھی ابھی بہت خوبصورت ہے ہنڈسم بھ بہت ہے۔۔

وہ اسکے گھونگٹ میں منہ دیے سرگوشی کر رہی تھی۔۔

ماہی میرے گھونگٹ سے باہر نکلو سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔

وہ چڑ کر بولی۔۔۔ ارے کچھ نہیں ہوتا سنو تو۔۔۔

ماہی لاپرواہی سے بولی۔۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی نکاح خواں سٹیج پر آئے تو وہ حودہ گھونگٹ سے باہر کو نکلی تھی۔۔

اس کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہو گ ئی تھں۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ کسی اور کی ہو جاے گی۔۔۔ عجیب بے چینی نے اس کے پورے جسم میں ہلچل مچادی تھی۔۔

""""کیا آپ کو سکندر شاہ ولد اکبر شاہ۔۔حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت کے یہ نکاح قبول ہے۔۔""""؟؟

وہ سکندر نام پر چونکی۔۔۔کیا اس کا نام بھی سکندر ہے؟واہ قسمت کے کھیل تو دیکھو۔۔جس نام سے دور بھاگتی تھی اب وہی ساری زندگی سننا پڑے گا؟

وہ عجیب انداز میں سوچتی سر ہلانے لگی۔۔۔

حیا۔۔کیا ہوا بولو نا۔۔

بشریٰ نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہوش میں آئی۔۔

ج ج جی ق قبول ہ ہے۔۔

اسی طرح تین مرتبہ کہتے ہی مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا۔۔

وہ اب کسی اور کی ہو چکی تھی۔۔لیکن وہ عجیب سی بے چینی۔۔۔وہ ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

دلہا نہ ہی اندر آیا اور نہ ہی اس نے کوی تصویر لی۔۔۔ عجیب دلہا تھا۔۔۔

رخصتی کے وقت وہ گلفام صاحب کے سینے سے لگی خوب روئی۔۔ سب سے ملتے۔۔آخر میں وہ بشریٰ کے گلے لگی تو بچپن کی تمام حسین یادیں اس کے ذہن میں گھوم گئی۔۔ماں کو یاد کر کے اس کے رونے میں شدت آ گئی۔۔ہر آنکھ اشک بار تھی۔۔۔

اس کا رونا یا پھر وقت کا ضیاع دلہے سے برداشت نہ ہوا تو وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر داخل ہوا۔۔ سفید شوار قمیض پر بلیک واسکٹ پہنے وہ خوبرو شہزادہ اپنی دلہن کی جانب بڑھا اور اسے باہوں میں بھر لیا۔۔

رونا دھونا بہت ہوا اب ہن چلتے ہیں۔۔

گھمبیر آواز میں کہتا وہ اسے لیے گاڑی میں لے گیا۔۔۔

سڈ لوگ اس کی حرکت پر ہونق بنے دیکھتے رہ گے۔۔

وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور گاڑی بھگا لے گیا۔۔ حیا نے اپنی سانسوں کو سنبھالتے ہوے ردن ٹیڑھی کر کے دلہے کو دیکھا تو ساکت رہ گئی۔۔۔

کیا یہ سچ ہے یا پھر مجھے غلط فہمی ہوی ہے۔۔

وہ سکتے کے عالم میں اسے دیکھتی رہ گ ئی۔۔ مگر وہ سب سے انجان گاڑی چلانے میں مگن تھا۔۔

...

.....

چندر رسموں کے بعد اسے سجے ہوے کمرے میں بٹھادیا گیا تھا۔۔وہ اب تک صدمے کی حالت میں بیٹھی اس چہرے کو سوچ رہی تھی جسے اس نے گاڑی مس دیکھا تھا۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟

وہ بار بار خود سے سوال کر رہی تھی۔۔یوں ہی حیران پریشان سی بیٹھی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اورایک وجود بڑی شان سے چلتا ہوا اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔۔

وہ تیزی سے بیڈ سے اتری اوراس کے سامنے کھڑی ہو گ ئی۔۔

یہ سب کیا ہے سکندر؟

وہ اب یقین کر چکی تھی کہ وہ سکندر ہی ہے۔۔اس کے چہرے کی مسکراہٹ یہی بتا رہی تھی۔۔

ہماری شادی ہے اور کیا؟

وہ مطمئ‌ن سا کہتا اسے آگ لگا گیا۔۔

مطلب یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔۔ تم نے دھوکے سے شای کرلی مجھ سے۔۔

وہ صدمے سے چیخی تھی۔۔

ریلیکس یار کیا ہو گیا ہے شوہر سے ایسے بات کرتے ہیں کیا۔۔

وہ کہتا اپنی اسکٹ اتار کر ہینگ کرنے لگا۔۔

سکندر مجھے کچھ بتاوگے۔۔

وہ اب بھی حیران تھی۔۔

....

حیا کے نکھرے جب سکندر سے مزید برداشت نہ ہوے تو اس نے شہروز سے اس بارے میں بات کی۔۔ شہروز پہلے تو حیران ہوا لیکن پھر اس نے سکندر کو ایک عجیب پلین بتایا۔۔ گھر میں سب کو یہ بات بتای گی کہ دلہے کا نام اس کی تصویر اور اس کا کچھ بھی حیا کو نہیں بتانا ہے۔۔۔ ماہی نے اس سب میں سکندر کا بہت ساتھ دیا تھا

حیا کے بدلتے جذبات اسے چہرے سے پڑھے جا سکتے تھے۔۔۔ماہی وقتاً فوقتاً سکندر کو حیا کے بارے میں ساری انفارمیشن دیتی رہتی تھی۔۔

....

مطلب سب لوگوں نے مل کر مجھے بے وقوف بنایا۔؟اور میں یوں ہی گھل رہی تھی۔۔

وہ دکھ سے بولی۔۔اپنے اندر کی بے چینی کی اصل وجہ اسے اب سمجھ آرہی تھی۔۔۔

تم کس کے غم میں گھل رہی تھی۔۔۔

سکندر نے آئی برو اچکا کر پوچھا

کسی کے نہیں بس یوں ہی۔۔

وہ ہڑبڑا گئی۔۔

اب کیا خیال ہے۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ چونکی

کس بارے میں؟؟

میرے ساتھ خوشی خوشی رہنا ہے یا پھر یہاں بھی لڑنا ہے۔۔

اس نے شرارت سے آنکھ ونک کی تو اس نے سر جھکا لیا۔۔

تم بہت برے ہو۔۔۔

اس کے بازو پر مکا مارتی وہ ہنس دی تو سکندر بھی مسکرا اٹھا۔۔۔

پاگل کہیں کی۔۔۔۔

NovelHiNovel.Com
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959